عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـــ شمارہ ۳۱

اسلامی اخلاق

جناب گورنر [illegible] کی شکایات

وزیر اعظم صاحب! یہ مارِ آستین ہیں ان سے بچیے

صحابہ کرامؓ اور دینی حمیت

مرزا قادیانی کا ایک اہم فتویٰ

کیا مرزا طاہر اپنے اہل وعیال سمیت "میدانِ مباہلہ" میں آنے کیلئے تیار ہے؟

نئی کارمینا

نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جُزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

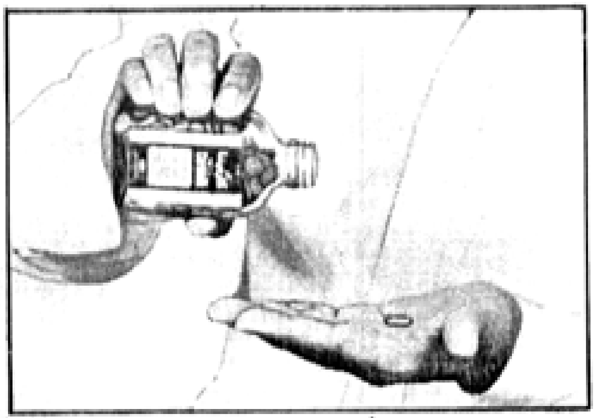

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید

نئی کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آواز اخلاق

تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۲۷ جمادی الاول تا ۳ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء | شمارہ ۳۱

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ -/۱۲۰ روپے — ششماہی -/۶۵ روپے
سہ ماہی -/۳۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بھیجنے کے لیے الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان
حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے
اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طالب ہمدانی، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/شکاخ — محمد متین خالد
ملتان — عطاءالرحمٰن
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے
قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف گورو • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف خان
باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

کیا مرزا طاہر اپنے اہل و عیال، اپنے مردوں اور عورتوں سمیت "میدانِ مباہلہ" میں نکلنے پر تیار ہیں؟

قادیانیوں نے پوری دنیا میں ایک منظم منصوبے کے تحت مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اور مرزا طاہر کا مباہلہ ’’نامی پمفلٹ دنیا بھر میں تقسیم کر رہے ہیں۔ دراصل گذشتہ چند سالوں میں قادیانیت جتنی ذلیل و رسوا ہوئی کہ اب خود قادیانیوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ اکثر ملکوں میں قادیانی اپنے عقائد سے تائب ہو کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ اس گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے اور اپنے جھوٹے مذہب کی ساکھ بحال کرنے کے لئے قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے ’’مباہلہ‘‘ کا ڈھونگ رچایا۔ جب علمائے امت نے مرزا طاہر کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مرزا طاہر میدان مباہلہ میں نکلیں تو مرزا طاہر کو میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں ہوئی اور یہ کہہ کر فرار اختیار کر گئے کہ مباہلہ کے لئے میدان میں نکلنا ضروری نہیں۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک طرف مرزا طاہر اپنے آپ کو اکیلے پیش کرتے ہے اور مدمقابل پوری امت مسلمہ اور ان کے اہل و عیال کو دعوت دیتا ہے کہ وہ مباہلہ کریں۔ اگر مرزا طاہر میں جرأت و ہمت ہے تو وہ میدان مباہلہ میں اپنے اہل و عیال مردوں، عورتوں کے ساتھ نکلنے کا اعلان کریں اور تاریخ وقت مقام کا تعین کریں۔ آئیے لندن ہی میں جہاں مرزا طاہر مقیم ہے۔ مباہلہ کر لے۔ مرزا طاہر اور اس کے پیروکار، مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں کہ میدان مباہلہ میں نکلنا ضروری نہیں۔ حالانکہ قرآنی، شرعی، اسلامی اور سنت نبویؐ کا طریقہ یہ ہے کہ مباہلہ کے لئے میدان میں نکلا جائے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ:۔

(۱) ’’جن کو میں نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے اور میں ان سب کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آویں‘‘ (انجام آتھم ص ۶۹)۔

(۲) ’’عبدالحق غزنوی اور میاں عبدالجبار غزنوی اور ان کے لئے یہ طریق احسن ہے کہ وہ بالمواجہ مباہلہ کر لیں۔ آدھی مسافت میں طے کروں اور آدھی وہ طے کریں اور ایک درمیانی جگہ مباہلہ ہو جائے‘‘ (انجام آتھم ص ۲۱۹)

کیا مرزا طاہر اپنے دادا جان مرزا غلام قادیانی کی ہدایات اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق میدان مباہلہ میں نکلنے کے لئے تیار ہیں؟

مرزا طاہر صاحب! علمائے اسلام فرار نہیں ہوئے بلکہ آپ خود فرار ہو گئے ہیں

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے

فراکفر جس طرح ہو بیت الحرام سے۔

صدر اسحاق سے سامراجی مہرے ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات

اخبارات کی اطلاع کے مطابق سامراج کے ساختہ پرداختہ مہرے اور انعام یافتہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے گذشتہ اتوار کو صدر غلام اسحاق خاں سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

دو ملکوں کے صدور جب آپس میں ملتے ہیں تو باہمی دلچسپی کے امور پر ان کے درمیان تبادلہ خیال ہوا کرتا ہے۔ یا کسی ملک کا سفیر ملاقات کرتا ہے تو اس وقت باہمی امور زیر غور آتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام نہ تو کسی ملک کا صدر ہے اور نہ ہی سفیر، البتہ وہ قادیانی ٹولے کا سیاسی ترجمان، ان کے جھگڑے پیشوا مرزا طاہر کا نمائندہ خصوصی، اسرائیل اور مغربی طاقتوں کا نمک خوار ہے۔ ممکن ہے کہ اسی حیثیت سے ڈاکٹر مذکور نے صدر پاکستان سے ملاقات کی ہو۔ جہاں تک باہمی دلچسپی کے امور کا تعلق ہے تو ہمارے خیال میں

ان میں سرفہرست مرزا طاہر کی واپسی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جیسے مسائل زیر غور آئے ہوں گے۔ اس ملاقات میں طے کیا ہوا خبر میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ تاہم اس ملاقات سے عوام کے ذہنوں میں شکوک شبہات نے جنم لیا ہے۔ اس لئے ہم صدر مملکت جناب غلام اسحاق خاں سے یہ گزارش کریں گے کہ انہیں کرسی صدارت پاکستان کے مسلمانوں نے دی ہے قادیانیوں نے نہیں۔ لہذا ڈاکٹر عبدالسلام جیسے بے ایمان کے کہنے پر کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس سے پاکستان کے عوام کی دلآزاری ہوتی ہو۔

وزیرِ اعظم صاحبہ! یہ مارِ آستین ہیں ان سے بچیئے!

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال میں علی الصبح ۹ قادیانیوں نے مسلمانوں پر اندھا دھند گولیوں کی بوچھاڑ کرکے دو مسلمان قاری بشیر حبیب اور طالب علم رہنما اظہر رفیق کو شہید کر دیا۔ ایف آئی آر درج ہوئی۔ کیس مارشل لاء عدالت میں زیر سماعت رہا۔ طویل سماعت کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۸۶ء کو مارشل لاء عدالت ۲۲ نے دو قادیانی مجرمان نعیم الدین، الیاس منیر کو سزائے موت مع دس دس ہزار روپے جرمانہ، حاذق رفیق طاہر، نثار، قدیر، محمد امین کو ۲۵، ۲۵ سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا ۔۔۔۔ دو ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ اور دو ملزمان مفرور قرار دیئے گئے۔ جن کا حال لندن میں بتایا جاتا ہے۔

سزائے موت کے ملزمان نے رحم کی اپیل دائر کی۔ گورنر پنجاب، صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے ان کی رحم کی اپیل مسترد کر دیں۔ اپیل مسترد ہونے کے بعد ان کی پھانسی کے بلیک وارنٹ جاری ہوئے۔ پھانسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ لیکن انہوں نے ۷ مارچ ۱۹۸۶ء کو ہائی کورٹ میں رٹ دائر کرکے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔

۲۳ مئی ۱۹۸۵ء کو علی الصبح نماز کے وقت مسجد منزل گاہ سکھر میں قادیانیوں نے دو دستی بم مار کر دو نمازیوں کو شہید اور تیرہ مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ جن میں کم سن بچے بھی شامل تھے۔ دھماکا اس قدر شدید تھا کہ پورا شہر لرز اٹھا۔ شہر کے ہزاروں لوگ اور حکام فوراً جائے وقوعہ پر پہنچے۔ زخمی زخموں کی شدت اذیت سے تڑپ رہے تھے۔ پورے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔ اس میں سات قادیانی ملزمان ملوث تھے۔ ملٹری کورٹ ۲۳ سکھر نے مقدمہ کی سماعت کی۔ اور طویل سماعت مکمل چھان بین کے بعد مارچ ۱۹۸۶ء میں سات ملزمان میں سے ۵ کو بری کر دیا۔ اور دو ملزمان ناصر اور رفیع کو سزائے موت کا حکم سنایا۔ ان کی رحم کی اپیل ابھی صدر مملکت کی میز پر تھی کہ انہوں نے ہائی کورٹ میں کیس دائر کر دیا۔ سکھر و ساہیوال کے سانحات ننگی قادیانی جارحیت کا نقطہ عروج تھے۔ اس پر اندرون و بیرون ملک کے مسلمان خون کے آنسو پی کر رہ گئے۔ قادیانی گولیوں اور بموں سے مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپا کر اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کر چکے۔ لیکن مسلمانوں نے قانون کی پاسداری کی۔ کہیں قادیانیوں کو جوابی طور پر کوئی گزند نہ پہنچا۔ طویل صبر آزما مرحلے کے بعد خدا خدا کرکے فیصلہ ہوا مسلمانوں نے چین کا سانس لیا۔ اور عمل درآمد کی راہ تکنے لگے۔ قادیانی سازش پھر کامیاب ہوئی اور عمل درآمد رک گیا وہ آنے والے وقت کا انتظار کرنے لگے۔ اب حالیہ انتخابات کے بعد عوامی جمہوری حکومت قائم ہوئی تو مارشل لاء کے سزا یافتگان کو چھوٹ دی گئی۔ مارشل لاء سے سزائے موت پانے والے صرف اور صرف قادیانی ملزمان کو اس چھوٹ کا فائدہ پہنچا۔ اور ان کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ ورنہ مارشل لاء کا کوئی قیدی سزائے موت کا قیدی نہ تھا۔ صرف اور صرف قادیانی تھے اور اس چھوٹ سے صرف ان کو فائدہ پہنچایا گیا موجودہ حکومت کے قیام کے بعد (۱) قادیانی ملزمان کی سزائے موت کا عمر قید میں تبدیل ہونا۔ (۲) قادیانی روزنامہ الفضل ربوہ جو گذشتہ چار سال سے قادیانی تبلیغ پر پابندی کے باعث بند تھا اس کا جاری ہونا۔

(۳) قادیانی جماعت کا سالانہ تبلیغی جلسہ جو چار سال سے قانوناً بند تھا۔ اس کے کرنے کا قادیانیوں کا اعلان کرنا (جس پر اب پابندی لگ چکی ہے۔)

(۴) قادیانی جماعت کا مارچ ۱۹۸۹ء میں اپنے صد سالہ جشن کا اعلان کرنا۔

(۵) قادیانی جماعت کے مفرور و بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر احمد کو واپس لانے کے لئے قادیانی سرگرمیاں۔

یہ ایسے واقعات ہیں جو اسلامیان پاکستان کے کرب و اضطراب کا باعث ہیں، قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں۔ جو جماعت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غدار ہو وہ کسی اور کی وفادار نہیں ہو سکتی ہے۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

مصیبت پر صبر کے فضائل

قسط ۳

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اور جو نیک اعمال ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ ثواب اور بدلہ کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں (کہ ان کی ہی امیدیں لگانی چاہئیں اور ان امیدوں کے پورا ہونے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

۲۷۔ ترجمہ۔ (اوپر کی آیات میں قیامت کے آنے کا اور صُور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔ اُس دن یہ مجرم لوگ) چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے (اور ایک دوسرے سے کہتے ہوں گے) کہ تم لوگ (دنیا میں) صرف دس دن رہے ہو گے جس بات کو وہ کہیں گے۔ ہم اس کو خوب جانتے ہیں جبکہ اُن میں کا زیادہ صائب الرائے کہے گا کہ نہیں تم تو ایک ہی دن رہے ہو (اس کو زیادہ صائب الرائے ان میں کا اس لئے کہا کہ اس کا قول ایک دن کا بمقابلہ دس دن کے زیادہ قریب ہے ویسے تو آخرت کے دنوں کے اعتبار سے دنیا کی ساری زندگی ایک دن کیا اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے۔ یہ ہے حقیقت دنیا کے سارے قیام کی آخرت کے مقابلہ میں)

۲۸۔ ترجمہ۔ اور ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی آپ ان چیزوں کی طرف نہ دیکھیں جن سے ہم نے ان (دنیا والوں) کے مختلف گروہوں کی اُن کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ سب کچھ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے (اور آزمائش اس کی ہے کہ کون اس مال متاع میں بندگی کا حق ادا کرتا ہے اور کون نہیں کرتا) اور آپ کے رب کا عطیہ (جو آخرت میں ملے گا۔ وہ اس سے بدرجہا) بہتر اور پائیدار ہے اور اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کرتے رہیں اور خود بھی اُس کے اوپر جمے رہیں، ہم آپ سے روزی کموانا نہیں چاہتے، روزی تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے

۲۹۔ ترجمہ۔ لوگوں کے لئے اُن کے حساب (کتاب) کا دن آپہنچا اور وہ غفلت میں اعراض کئے ہوئے پڑے ہیں۔

۳۰۔ ترجمہ۔ حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کے سر پر موت آجاتی ہے (اور آخرت کے احوال کھلنے لگتے ہیں) تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے (موت سے بچا کر) دنیا میں پھر بھیج دیجئے تاکہ جس (دنیا کو اور اس کے مال و متاع) کو چھوڑ آیا ہوں۔ اس میں واپس جا کر نیک کام کروں (حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں) ایسا ہرگز نہیں ہو گا (جس کا وقت آچکا ہے وہ ٹلتا نہیں، یہ (شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ فضول) ایک بات ہے جس کو وہ کہہ رہا ہے"

۳۱۔ ترجمہ۔ (قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ان لوگوں کی حسرت و افسوس بڑھانے کے لئے) ارشاد ہو گا (اچھا یہ بتلاؤ) کہ تم دنیا میں کتنے برس رہے تھے۔ وہ (وہاں کے زمانہ کے طول کے لحاظ سے) کہیں گے ہم تو (دنیا میں) ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہوں گے (اور سچ تو یہ ہے کہ ہمیں خواب کی طرح سے یہ بھی اندازہ نہیں کہ کتنا وقت گزرا) پس گننے والوں سے (یعنی فرشتوں سے جو ہر چیز کا حساب لکھتے تھے) پوچھ لیں (کہ ہم کتنا تھوڑا ٹھہرتے تھے) ارشاد ہو گا کہ جب تم اتنا کم ٹھہرے تھے تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم (یہ بات) جان لیتے (کہ یہ دنیا محض چند روزہ ہے۔ بہت ہی تھوڑے دن یہاں قیام ہے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے تم کو یوں ہی بیکار پیدا کیا (کوئی غرض تمہارے پیدا کرنے سے نہیں تھی حالانکہ ہم نے قرآن پاک میں صاف صاف بتا دیا تھا کہ جن و انس کی پیدائش ہم نے محض عبادت کے لئے کی ہے کیا تمہارا یہ خیال تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

۳۲۔ ترجمہ۔ "(یہ لوگ جو اپنی خوش عیشی پر نازاں ہیں۔ ان کی حماقت ہے اُن کو خبر نہیں کہ) ہم بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامان عیش پر نازاں تھے رہیں (تم خود ہی دیکھ لو کہ) یہ اُن کے گھر (خالی پڑے ہوئے ہیں جو) اُن کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر تھوڑی دیر کو۔"

۳۳۔ ترجمہ۔ پس جو کچھ تم کو (دنیا میں عیش و عشرت اور راحت و آرام کا سامان) دیا گیا ہے وہ محض دنیوی زندگی کے برتنے کے لئے ہے اور (اسی چند روزہ زندگی کی) زیب و زینت ہے (جو بہت جلد زائل ہو جانے والی ہے) اور اللہ (جَلّ شانہٗ) کے یہاں جو اجر و ثواب ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم اتنی بات نہیں سمجھتے۔"

۳۴۔ ترجمہ۔ "کیا وہ شخص جس سے ہم نے ایک پسندیدہ وعدہ (آخرت کا) کر رکھا ہے پھر وہ شخص اس موعود چیز کو پانے والا بھی ہے۔ ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا کچھ متاع (معمولی فائدہ) دے رکھا ہے پھر قیامت کے دن یہ شخص (اپنے جرموں کی پاداش میں) گرفتار کر لیا جائے گا۔"

۳۵۔ ترجمہ۔ "جو لوگ طالب دنیا تھے وہ (تو قارون کی زیب و زینت کو دیکھ کر) کہنے لگے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم کو بھی ایسا ہی ساز و سامان ملتا جیسا کہ قارون کو ملا ہے وہ تو بڑا صاحب نصیب ہے (قارون کا مفصل قصہ عبرتناک زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے بیان میں پانچویں فصل کی آیات کے سلسلہ میں نمبر ۳ پر گزر چکا ہے۔ دولت اور ثروت کی کثرت کا اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ

نہ بنایا جائے تو یہی حشر ہے۔

۳۶۔ ترجمہ۔ اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو و لعب کے کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی (جو حقیقت میں زندگی کہلانے کے لائق ہے) وہ آخرت ہی کی زندگی ہے کاش یہ لوگ اس بات کو اچھی طرح) جان لیتے (تو پھر آخرت کے لئے کیسی کوشش کرتے"۔

۳۷۔ ترجمہ۔ یہ لوگ دنیوی زندگی کی صرف ظاہری حالت کو جانتے ہیں (اسی کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی پر جان دیتے ہیں) اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں" (نہ وہاں کے ثواب کی تمنا، نہ وہاں کے عذاب کا خوف)

۳۸۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے جس میں نہ کوئی باپ اپنی اولاد کی طرف سے کوئی مطالبہ پورا کر سکتا ہے۔ نہ کوئی اولاد اپنے باپ کی طرف سے ہی کوئی چیز ادا کر سکتی ہے بیشک اللہ کا وعدہ (جو آخرت کے متعلق ہے) سچا ہے پس تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے (کہ تم اس میں لگ کر آخرت کے دن کو بھول جاؤ) اور نہ تم کو دھوکہ باز (شیطان) اللہ تعالیٰ سے دھوکہ میں ڈال دے (کہ تم اس کے بہکانے میں آ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے فکر ہو جاؤ اور یہ سمجھنے لگو کہ ہمیں عذاب نہ ہوگا")

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ تم کو شیطان اللہ تعالیٰ دھوکہ میں نہ ڈالے" کا مطلب یہ ہے کہ تم گناہ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی آرزو کرتے رہو (درمنثور) یعنی حق تعالیٰ شانہٗ سے مغفرت طلب کرنے کا منہ جب ہے جب پختہ طور پر گناہوں سے توبہ کر و گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرو پھر اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت چاہو اور یہ حماقت ہے کہ دن بھر گناہوں سے منہ کالا کرتے رہو اور زبان سے کہتے رہو کہ یا اللہ تو معاف کر جیسا کہ اسی فصل کی حدیث نمبر ۸ پر مفصل آ رہا ہے اور اس مضمون کی آیت دوسری بھی آ رہی ہے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

امام المحدثین
حضرت امام بخاری رح

حضرت امام بخاری رحمت اللہ علیہ کی ہستی عالم اسلام میں شہرت یافتہ ہے۔ شاگردان شاگرد تلامذہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کے بعد اس ناموس نے جنیا، اہل اسلام کو بخشی ڈ قیامت تک مسلمانوں پر ایک احسان عظیم ہے آپ کا شمار اپنے عصر کے جید و مقتدر علماء میں ہوتا ہے آپ ۱۹۶ھ تا ۱۹۰ھ ۱۳ شوال المکرم جمعہ اس عالم فانی میں تشریف لائے۔ صاحب فتح الباری کی ابن خلکان نے بالترتیب سن ولادت میں اختلافات کیا ہے لیکن دن وقت اور مہینہ پر دونوں کا اتفاق ہے۔

آپ کے والد ماجد ابوالحسن اسماعیلؒ کا شمار بخارا کے متقدر علماء میں ہوتا ہے بلکہ ابن حجر اور ابن حبان نے تو فرمایا ہے آپ کا ثقات اہل علم میں شمار ہے۔ آپ حمادؒ بن زید اور امام مالکؒ کے مصاحب رہتے ہیں کہ جیسے والد ماجد، حضرت عبداللہ بن مبارک کے فیض یافتہ تھے بخاریؒ کے والد کے اتقا کا یہ حال تھا کہ بوقت وفات فرمایا کہ میرے مال وراثت میں مشکوک اور حرام مال ایک درہم بھی نہیں ہے۔ تمام مال حلال اور جائز کمائی کا ہے یعنی آپ اور آپ کا گھرانہ متقی، اور خوف خدا سے معمور تھا حضرت امام بخاریؒ یتیمی کی حالت میں طفولیت میں ہی نابینا ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ رو رو کر دعائیں کرتی تھیں اور اسی عالم بیقراری میں ایک دن انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خوش خبری سنائی کہ تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اسی خوشی میں آپ کی نیند جاتی رہی اور آپ نے دیکھا تو امام بخاری کی بینائی لوٹ آئی تھی بلکہ ان کی آنکھیں ایسی روشن تھیں جیسی نابینا ہونے سے پہلے تھیں (واللہ اعلم بالصواب)

آپ کے دادا ابراہیم بن مغیرہؒ جعفی کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ وہ پہلے مجوسی تھے آخر ایک دن یمان والی بخارا کے ہاتھ پر مشرف بالاسلام ہوئے۔ جعفی یمن کے قبیلہ کے ایک دادا کا نام ہے۔ اسی نام سے آپ بھی جعفی مشہور ہو گئے۔

امام صاحب نے دس برس کی عمر میں احادیث یاد کرنی شروع کر دیں۔ اور آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا۔ کہ گیارہویں برس میں اپنے شیخ کی غلطی کر دی۔ سولہویں برس میں کتاب ابن مبارک و کتاب اسامہ وکیل یاد کر لی، اور کتب اصحاب الرائے پر بھی عبور حاصل کر لیا۔

سترہ برس کی عمر میں والدہ اور بھائی احمد بن اسماعیل کے ہمراہ حج کو تشریف لے گئے۔ اور فراغت حج کے بعد امام صاحب تحصیل علم کے لئے وہیں مقیم ہو گئے اور آپ کی والدہ اور بھائی واپس بخارا چلے گئے۔

آپ نے ۱۸ برس کی عمر میں مکہ مکرمہ کی فضا میں بیٹھ کر اپنی مشہور کتاب "قضایائے صحابہ و تابعین" تالیف فرمائی پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور روضۂ اطہر کے پاس بیٹھ کر تاریخ کبیر لکھی۔

حضرت امام بخاریؒ کے متعلق حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام کا یہ سفر اپنی زندگی میں پہلا سفر تھا۔ اگر آپ اس سے کسی قدر پہلے سفر فرماتے تو طبقہ اعلیٰ کے مشائخ کے معاصرین بن جاتے اور وہی مرتبہ پاتے جو دیگر معاصرین نے پایا یعنی تابعین میں شمار ہوتے لیکن پھر

بھی یزید بن ہارون اور ابی داؤد الطیالسی کا زمانہ پا بھی لیا۔

امام بخاریؒ نے احادیث کی سماعت کے لئے مسلمان ممالک کے متعدد سفر کئے۔ جن میں مصر و شام دو دفعہ چار دفعہ بصرہ اور چھ مرتبہ حجاز تشریف لے گئے اور کوفہ و بغداد میں ان کا جانا از حد شمار ہے آپ کا فرمان ہے کہ میں نے اسّی ہزار اشخاص سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں جو سب کے سب صاحب احادیث تھے آپ نے پانچ طبقات کے لوگوں سے احادیث حاصل کی ہیں یعنی تبع تابعین، تابعین، اقران، اصحاب اور تلامذہ۔ آپ کے حافظے اور یادداشت کی یہ کیفیت تھی کہ جو حدیث بصرہ میں سماعت فرماتے اُس کو شام میں ہو بہو اُن ہی الفاظ میں تحریر فرماتے۔ آپ کا کہنا ہے میں نے صحابہ و تابعین کی کوئی احادیث نقل نہیں کی جس کی کتاب و سنت میں نہ ہو۔

علی بن الحسین الہسکندی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام ہمارے ساتھ وہاں تشریف لائے کسی شخص نے ہماری مجلس سے کہا کہ میں نے اسحٰق بن راہویہؒ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے اپنی کتاب میں سے ستر ہزار احادیث اسی وقت یاد ہیں امام موصوفؒ نے یہ سن کر فرمایا تم لوگ اسی پر تعجب کرتے ہو بھلا جو شخص دس لاکھ احادیث یاد رکھتا ہو اس پر تمہیں کتنا تعجب ہوگا۔ (یہ اشارہ امام کا اپنی طرف تھا)

حاشر بن اسماعیلؒ جو کہ آپ کے ہم عصر محدثین میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ امام بخاری کے ساتھ مشائخ بصرہ کی مجالس میں جایا کرتے تھے اور ابھی یہ لڑکے ہی تھے اور لکھتے لکھاتے کچھ نہ تھے آخر ایک دن ہم نے اعتراضاً کہا کہ آپؒ احادیث کو ضبط تحریر میں تو لاتے ہی نہیں یہ طریق یادداشت کیسے صحیح ہو سکتا ہے

تو حضرت امامؒ نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگوں نے جو کچھ اب تک لکھا ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ جب ہم لوگ اپنی اپنی بیاضیں لے کر آئے تو انہوں نے صرف زبانی ہماری بیاضوں سے پندرہ ہزار حدیثیں پڑھ کر سنا دیں۔

محمدؒ کا بیان ہے کہ میں نے امام بخاریؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک لاکھ احادیث صحیحہ تو مجھے اس وقت یاد ہیں۔ اور دو لاکھ غیر صحیح۔

علماء بغداد نے آپ کے علم و فضل اور یکتائے روزگار ہونے کا اعتراف کیا۔ اکثر علماء بغداد نے امتحاناً سینکڑوں احادیث کے متن و اسناد میں تغیر و تبدیل کر کے آپ کے سامنے پیش کرائیں لیکن آپؒ نے ہر ایک حدیث کے متن و اسناد کی صحت کو نہایت عمدگی و وضاحت اور تفصیل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا جس سے علماء بغداد دنگ رہ گئے۔ امام فرماتے ہیں کہ مجھ سے اپنے شیخ اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ کاش تم ایک ایسی مختصر کتاب جمع کرتے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جامع ہوتی چنانچہ آپ کا فرمانا میرے دل میں کھب گیا اور میں نے صحیح بخاری کی شروع کر دی۔

آپ نے ۱۸ برس کی عمر ہی سے بخاری شریف کو جمع کرنا شروع کیا اور ۱۶ سال کے عرصہ میں مکمل کیا امام بخاریؒ احادیث مبارکہ کو باوضو اور دو دوگانہ ادا کر کے حرم کعبہ میں بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ دس لاکھ احادیث یاد تھیں اور ان میں سے چھانٹ چھانٹ کر (۷۲۷۵) سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہی لکھی ہیں

تکمیل صحیح بخاریؒ کے بعد امام نے یہ کتاب حضرت امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی المدائنی محدثین عصر کے سامنے پیش کی تو انہوں نے ان کی تعریف کی اور ان تمام احادیث میں صرف چار حدیثوں پر جرح کی حضرت امام بخاریؒ نے بیس سے زائد کتب لکھی ہیں۔

امام موصوف کے احباب ماہ رمضان المبارک کے چاند کے دیکھتے ہی آپ کے پاس جمع ہو جاتے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھتے آپ ہر ایک رکعت میں بیس آیتیں پڑھا کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہو جاتے اور اس طرح ختم کیا کرتے۔ اور پھر اسی طرح نماز تہجد میں بھی ختم کیا کرتے تھے اور رمضان میں بھی ہر روز صبح سے افطار تک ایک ختم قرآن مجید کا کر لیا کرتے تھے آپ کو شاعری پر بھی عبور حاصل تھا حاکم نے اپنی تاریخ میں آپ کے دو شعر لکھے ہیں۔

اغتنم فی الفراغ فضل رکوع
فَعَسٰی اَنْ تَکُوْنَ مَوْتُکَ بَغْتَۃً
کَمْ صَحِیْحٍ رَأَیْتَ مِنْ غَیْرِ سُقْمٍ

(یعنی فراغت کے وقت رکوع و سجود کو غنیمت سمجھ مبادا کہ اچانک موت آ جائے کیونکہ میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بغیر کسی بیماری کے اچھے بھلے تھے کہ ناگہاں ان کی جان جاتی رہی۔)

ابو حاتم الرازی کا قول ہے کہ خراسان کی زمین نے کبھی بھی امام بخاریؒ جیسا حافظہ والا شخص پیدا نہ کیا ہوگا اور نہ ہی عراق و عرب میں کوئی ایسا شخص نکلا ہوگا۔ امام دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے حجاز و شام عراق و عرب میں علماء حرمین شریفین کو بھی دیکھا ہے مگر محمد بن اسماعیل جیسا جامعیت والا کسی کو بھی نہیں پایا۔ ابو سہل کہتے ہیں کہ میں حجاز و شام کوفہ و بصرہ گیا۔ وہاں کے تمام علماء و فضلاء حضرت امام بخاریؒ کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے اور انہیں اپنے سے افضل جانتے تھے۔

امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ فرماتے ہیں کہ آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل جیسا کوئی بھی عالم حدیث نہیں ہے۔

جب آپ نیشاپور تشریف لاتے تو بعض علماء نے آپ سے حسد کرنے لگے چنانچہ آپ وہاں سے واپس تشریف لے گئے تاکہ فتنہ برپا نہ ہو لیکن بخارا سے واپسی پر آپ کے لئے کے فاصلے پر آپ کے لئے خیمے نصب کئے گئے اور ہر خاص و عام نے آپ کا استقبال کیا۔ امراء نے اس قدر اظہار مسرت کیا کہ آپ پر درہم و دینار نچھاور کئے ایک مدت تک آپ بخارا میں قیام پذیر رہے۔ بعد ازاں امیر بخارا اپنی دولت کے گھمنڈ میں آپ سے محض اپنی اولاد کے لئے اپنے مکان پر بخاری شریف کا علم حاصل کرنا چاہتا تھا مگر آپ نے انکار

باقی صفحہ ۳۰ پر

صحابہ کرامؓ اور دینی حمیت

مولانا محمد اکرم طوفانی ــــــــ سرگودھا

موجودہ دور میں جس طرح مسلمان دیگر اعمال اسلام سے سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہاں دینی غیرت اور حمیت بھی ناپید ہوتی جارہی ہے خصوصاً ہمارے دور کا نام نہاد دانشور طبقہ لااکراہ فی الدین کی تلوار استعمال کر کے نہ صرف خود بے دینی کا شکار ہو رہا ہے بلکہ سادہ لوح مسلمانوں کو بھی ورغلا رہا ہے۔ کاش کہ مسلمان اپنے اندر تھوڑی سی غیرت ملی کو بیدار کر دیتے تب دین دشمن قوتوں کو دین کے ساتھ استہزاء اور مزاح کی جرأت نہ ہوتی۔ ذیل میں صحابہ کرامؓ کے چند واقعات نقل کیے جاتے ہیں جس سے اندازہ لگانا مشکل نہ ہوگا کہ اللہ پاک نے حضورؐ کی ذات گرامی کو جو ساتھی دیے وہ واقعتہً ہیرے کے ٹکڑے ہیں۔ اور صحابہ کرامؓ نے الحب للہ والبغض للہ کے تحت کس طرح اپنے پرائے سب سے برسرپیکار رہے۔ یہ صحابہ ہی تھے کہ دنیا کی ہر نعمت کو ٹھکرا دیا لیکن اپنے پیارے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کو مقدم رکھا۔ حضورؐ کی محبت اور اطاعت کے لئے انہوں نے اپنے والدین اور اولاد تک کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن اطاعت رسول اور محبت رسول کو دل سے وابستہ رکھا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ دونوں خاوند بیوی ایک ساتھ مسلمان ہوئے اور ہجرۃ حبشہ میں بھی دونوں اکٹھے تھے۔ بدقسمتی سے خاوند حبشہ جاکر مرتد ہو گیا اور حالت ارتداد ہی میں چل بسا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے بیوگی کا عرصہ غربت میں گزارا۔ حضورؐ نے وہیں نکاح کا پیغام بھیجا اور حبشہ کے فرمانروا کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانے میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ آئے تاکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھوس اور مضبوط صلح پر گفتگو کی جائے۔ مدینے تو آ ہی گئے ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ چلتے چلتے اپنی بیٹی کو بھی مل جاؤں۔ جب حرم نبوی میں اپنی بیٹی کو ملنے کے لئے داخل ہوئے تو وہاں ایک چادر پر بیٹھنے لگے جو ام حبیبہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھائی ہوئی تھی تو ام حبیبہؓ نے وہ چادر فوراً الٹ دی اور یہ خیال نہ کیا کہ چادر پر بیٹھنے والا میرا باپ ہے ابوسفیان کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے لگے ہوئے بستر کو بھی لپیٹ دیا۔ تو بڑے طمطراق سے پوچھنے لگا کہ بیٹی بستر تم نے اسی لئے لپیٹ دیا ہے کہ بستر میرے قابل نہیں ہے یا میں بستر کے قابل نہیں ہوں۔ ام حبیبہؓ نے جو جواب دیا۔ وہ قیامت تک ان لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے جو بے دین قوتوں سے ٹکر لینا اپنی زندگی کا متاع سمجھتے ہیں۔ ام حبیبہؓ نے فرمایا یہ بستر اللہ کے پیارے اور پاک رسولؐ کا ہے اور تم بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں۔

باپ کو اس بات پر بڑا رنج ہوا اور کہا تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہو گئی ہو۔ مگر حبیبہؓ پر حضور علیہ السلام کی عظمت تھی اس کے لحاظ سے وہ کیسے گوارا کر سکتی تھیں کہ حضورؐ کے بستر پر ناپاک نجس آدمی بیٹھے خواہ وہ باپ ہو۔ یا کوئی اور موجودہ دور کا مسلمان ہوتا تو ناک بھوں چڑھاتا کہ یہ اچھی حرکت نہیں ہے بلکہ انصاف کرے دنیا کے چند ٹکوں کے لئے سارا دن جھوٹ بولنے والے اس کو بداخلاقی کہتے ہیں کہ جس آدمی میں ملی غیرت مفقود ہے جو دین کے لئے۔ عظمت مصطفیٰ کے لئے قادیانیوں جیسے مکروہ اور مصر کے بازکا فروں سے میل جول نہیں چھوڑتا۔ وہ عشق مصطفیٰ اور حب مصطفیٰ کے دعوے میں نہ صرف جھوٹا ہے بلکہ یہ طرز عمل جہنم کی طرف لیجانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ملی غیرت سے نوازے۔

سورۃ فاتحہ (منظوم ترجمہ)

از تنویر پھول ایم اے

میں اب پستی سے رفعت کی طرف پرواز کرتا ہوں
خدا کے نام سے اس نظم کا آغاز کرتا ہوں

جسے ذیشان کہتے ہیں جسے رحمان کہتے ہیں
جہاں بھر میں جسے سب منبعِ احسان کہتے ہیں

رحیم و مہرباں ہے وہ، ہے سب پر لطف عام اس کا
اسے اللہ کہتے ہیں، سکون جاں ہے نام اس کا

اسی کو حمد زیبا ہے جو رب ہے سارے عالم کا
ہر اک ذی روح کا، بے جان کا اور عرش اعظم کا

بڑا ہی مہرباں ہے وہ، ہے خالق انس کا جن کا
جو بے حد رحم والا ہے جو مالک حشر کے دن کا

ہیں بندے ہم ترے مولا، پرستش تیری کرتے ہیں
مدد کی آرزو تجھ سے ہے، دم تیرا ہی بھرتے ہیں

ہمیں توفیق دے مولا تو سیدھی رہ پہ چلنے کی
وہ ان لوگوں کا ہو رستہ کہ جن کا تھا عمل نیکی

جنہیں تو نے عطا کی دین و دنیا کی سبھی نعمت
لحد میں جو ہیں آسودہ میسر ہے جنہیں راحت

ہمیں ہرگز نہ اے مولا! چلانا ان کے رستے پر
ہوا نازل غضب جن پر کہ جو گمراہ تھے یکسر!

نوٹ: خط کشیدہ مصرعے آیات قرآنی کا ترجمہ ہیں۔

اسلامی اخلاق

کی نشری تقریر

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

بعد از خطبہ مسنونہ فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر، جو تجھے نہ دے تو اسے دے، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے، اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اسلام اگر ایک طرف عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، اور ہر شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ اگر اس پر کوئی زیادتی اور ظلم ہو تو وہ اتنا ہی بدلہ ظالم سے لے سکتا ہے جتنا اس پر ظلم ہوا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ ارشاد باری ہے

"سو جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اس کو اس زیادتی کی سزا دو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو" اگر یہاں بدلہ لینے کا حق دیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اخلاق کی بھی تعلیم دی جاتی ہے اور اخلاق یہ ہے کہ بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کر دیا جائے۔ ارشاد خداوندی ہے

ترجمہ: البتہ جس نے تحمل کیا اور معاف کیا بے شک یہ کام ہمت کے ہیں۔ یعنی غصہ کو پی جانا اور ایذائیت برداشت کر کے ظالم کو معاف کر دینا بڑی ہمت اور حوصلہ کا کام ہے۔ (شوریٰ ۴۳)

زیادتی کا بدلہ نہ لینا اور ظالم کو معاف کر دینا یہ اخلاق کی بات ہے، لیکن اس سے بھی اعلیٰ اخلاق کی بات یہ ہے کہ ظالم کو نہ صرف معاف کر دیا جائے بلکہ اس کے ساتھ احسان اور نیک برتاؤ کیا جائے۔ ارشاد باری ہے

ترجمہ: اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، آپ برائی کو ایسے برتاؤ سے دفع کیجئے جو بہت اچھا ہو، چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص میں اور آپ میں دشمنی تھی وہ یکایک ایسا ہو جائے گا کہ گویا کوئی ہمدردی کرنے والا دوست ہے۔ (حم سجدہ ۳۴)

یہی وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں فرمائی ہے۔ کہ جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ جو تمہیں نہ دے تم اسے دو، جو تجھ پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ میں ایک شخص کے پاس جاتا ہوں تو وہ نہ میری مہمانی کرتا ہے اور نہ میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے۔ اور یہی شخص دوسرے وقت میرے پاس آتا ہے تو کیا میں بھی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور اس کی مہمان نوازی کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں امت کو کریمانہ اخلاق کی تعلیم دی ہے وہاں اپنے عمل سے ان کے سامنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بھی پیش فرمایا ہے۔

مکہ مکرمہ فتح ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک فاتح کی حیثیت سے اس شہر میں داخل ہوتے ہیں، لیکن دنیا کے فاتحین کی طرح متکبرانہ انداز میں نہیں، بلکہ نہایت تواضع کے ساتھ، سر مبارک جھکائے ہوئے، ہزاروں جاں نثاروں کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ بیت اللہ کو بتوں سے پاک فرماتے ہیں اور اس کا طواف فرماتے ہیں۔ مجمع اکٹھا ہو جاتا ہے۔ قریش مکہ آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے اپنے وہ تمام جرائم گھوم رہے ہیں جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کئے تھے۔ انہوں نے آپ کو ستایا اور آپ کے صحابہ کو ستایا، انہیں شہید کیا، انہیں گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا ناپاک منصوبہ بنایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں بھی ان کے خلاف سازشیں کیں اور جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ احزاب کی نوبت آئی۔ آج یہ سب مجرم آپ کے سامنے سر جھکائے بیٹھے ہیں۔

آج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ کوئی اور دنیا کا فاتح حکمران ہوتا تو وہی کرتا جو جابر حکمران کرتے ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور رحمۃ للعالمین ہیں جن کے اعلیٰ اور عظیم اخلاق کی تعریف خود باری تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

(وانک لعلیٰ خلق عظیم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے آج میں تم سے کیا سلوک کرنے والا ہوں! سب نے بیک زبان جواب دیا اخ کریم وابن اخ کریم، آپ ایک شریف بھائی ہیں اور ایک شریف بھائی کے فرزند ہیں۔ یعنی ہم آپ سے امید رکھتے ہیں جو ایک شریف بھائی سے رکھی جاتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں آج تم سے وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔ (لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین)

آج تم پر کوئی سرزنش اور ملامت نہیں، اللہ تم کو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ

باقی ۳۰ پر

مرزا قادیانی کا ایک اہم فتویٰ

مولانا تاج محمد
جامع قاسم العلوم
فقیر والی

لغت میں اجماع متفق ہونے کو کہتے ہیں لغوی معنی کے اعتبار سے اتفاق اور اجماع ایک ہی چیز ہیں مگر اصطلاح شریعت میں ایک خاص قسم کے اتفاق کو اجماع کہا جاتا ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی زمانہ کے تمام فقہا اور مجتہدین کا کسی حکم شرعی پر متفق ہوجانا اجماع ہے۔

جن امور دین پر امت کا ایک بڑا گروہ یا کثیر جماعت ہر زمانہ میں بیان کرتے چلے آئے ہوں اور وہ ان میں جاری و ساری رہے ہوں اور جن کے جھوٹ ہونے پر متفق ہونے کا گمان نہ کیا جا سکے ان سب امور و احکام کو متواتر کہتے ہیں حدیث نبوی ہے کہ میری امت گمراہی پر اجماع نہیں کرے گی مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب تریاق القلوب کے ص۸۵ پر لکھتا ہے کہ "صحابہ کا اجماع حجت ہے جو کبھی ضلالت پر نہیں ہوتا"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول پر اجماع امت یا تواتر قومی کی رو سے مرزا غلام قادیانی کے حسب ذیل بیانات ملاحظہ فرمایئے۔

۱ مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب شہادت القرآن کے ص۲ پر لکھتا ہے کہ "قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا جس قدر طریق متفرقہ کی رو سے احادیث نبویہ اس بارے میں مروی ہو چکی ہیں ان سب کو یکجائی نظر دیکھنے سے اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے۔"

۲ توضیح مرام کے ص۳ پر لکھتے ہیں کہ "مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔"

۳ توضیح مرام کے ص۳ لکھتے ہیں کہ "بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جن کا نام ایلیا ہے اور ادریس ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان دونوں کو آسمان سے آتے دیکھو گے ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں"

۴ چشمہ معرفت کے ص۸۳ پر لکھتے ہیں "چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی نسبت سے متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سب سے پہلے گزرے ہیں کہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا"

۵ مرزا محمود خلیفہ قادیان "حقیقۃ النبوۃ" کے ص۱۴۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے جس قدر اولیاء صلحاء گزرے ہیں ان میں سے ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ خیال کرتا تھا"

۶ مرزا غلام قادیانی "ازالہ اوہام" سلسلہ تصنیفات احمدیہ حصہ ۵ ص۵۵۵ / ۱۲۴ پر تحریر کرتے ہیں کہ "تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہم کو قبول کرنا ہی پڑتا ہے"

مرزا غلام قادیانی باون برس تک مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے مطابق حیات مسیح علیہ السلام کے قائل رہے افسوس کہ مرزا صاحب ۵۲ برس بعد حیات مسیح علیہ السلام کے اجماعی عقیدہ کے خلاف بزعم خود اپنے ایک "الہام" کی رو سے وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ اپنا لیا۔

۱ دافع البلاء کے ص۱۵ پر لکھتے ہیں کہ "حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ عقیدہ ہے"

۲ نزول المسیح کے ص۳۲ پر لکھتے ہیں کہ "حیات مسیح کا قائل خدا اور رسول کا منکر ہے"

۳ ایام الصلح کے ص۱۴۶ پر لکھتے ہیں کہ "قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں"

قرآن مجید اور احادیث میں مسیح علیہ السلام کی حیات کے متعلق مکمل تصریح ہے اور اسی پر اجماع قطعی اہل سنت و الجماعت ہے مرزا صاحب کی وفات مسیحؑ کے عقیدہ کو اپنانا سراسر گمراہی، بے دینی اور کفر کو اختیار کرنا ہے اور خدا، ملائکہ اور لوگوں کی لعنت میں گرفتار ہونا ہے۔

فتویٰ:۔ قارئین کرام مرزا کا اپنا فتویٰ پڑھ لیں خدا نے ملائکہ اور لوگوں کے ساتھ ہزار بار ان پر لعنت بھی بھیجیں مرزا غلام اپنی کتاب انجام آتھم کے ص۱۴۴ پر لکھتا ہے کہ

من کفر بعقیدۃ اجماعیۃ فعلیہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ھذا اعتقادی وھو مقصودی و مرادی

یعنی اجماع امت کے عقیدہ کے منکر پر خدا کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، یہی میرا اعتقاد ہے یہی میرا مقصود ہے اور یہی میری مراد ہے۔

ختم نبوت زندہ باد
دواخانہ مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

کام کی باتیں

وسیم احمد ملتان

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے کنز العمال کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسالت مآب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دوست بن جاؤں۔

آنحضرتؐ: جو چیزیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں ان کو پسند کر اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نفرت ہے ان سے نفرت کر۔

سائل: میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ: کسی پر بے جا غصہ نہ کر اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

سائل: میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ: تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو قیامت کے دن سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔

آنحضرتؐ: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر، اللہ تجھ کو رسوا نہ کرے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیب چھپالے۔

آنحضرتؐ: تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپالے اللہ تعالیٰ تیرے عیب چھپائے گا۔

سائل: میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی؟

آنحضرتؐ: خوف خدا سے رونے، خدا سے عاجزی کرنے اور بیماریوں سے۔

سائل: کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟

آنحضرتؐ: اچھے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور اللہ کے فیصلوں پر خوشی کا اظہار۔

سائل: اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

آنحضرتؐ: بدترین اخلاق اور کنجوسی

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

آنحضرتؐ: اپنے اخلاق درست کر لے تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

سائل: میں اطاعت گزاروں میں سے بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ: اپنے فرائض ادا کرتا رہ، مطیع افراد میں تیرا شمار ہوگا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک ہوں

آنحضرتؐ: تو جنابت سے غسل کیا کر اس کی برکت سے روز حشر گناہوں سے پاک اٹھے گا۔

سائل: میری خواہش ہے کہ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

آنحضرتؐ: تو کسی پر ظلم نہ کیا کر، قیامت کے دن نور میں اٹھے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے۔

آنحضرتؐ: تو اپنی جان اور خلق پر رحم کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں

آنحضرتؐ: تو استغفار کثرت سے کیا کر، تیرے گناہ کم ہو جائیں گے

سائل: میں بزرگ بننا چاہتا ہوں

آنحضرتؐ: مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر، بزرگ ہو جائے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت ہو۔

آنحضرتؐ: تو ہمیشہ باطہارت رہ تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک شخص نے چند اہم سوالات کئے۔ اور آپؐ نے ان کا جواب دیا

سائل: اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ میں چاہتا ہوں کہ ایک بڑا عالم بن جاؤں۔

آنحضرتؐ: تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ، بس بڑا عالم بن جائے گا۔ یعنی اللہ کا خوف اور اس کے حکموں پر عمل، علم و حکمت کے خزانے خود ہی فراہم کر دیں گے۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ دولت مند بن جاؤں۔

آنحضرتؐ: تو قناعت اختیار کر مالدار ہو جائے گا۔

سائل: میری خواہش ہے کہ سب سے بہتر شخص ہو جاؤں۔

آنحضرتؐ: سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

سائل: میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ اگر تو سب کے لئے بھی وہی پسند کرے گا، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ منصف اور عادل شخص بن جائے گا۔

سائل :۔ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقرب بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ ذکر الٰہی میں مصروف رہ تیری خواہش پوری ہو جائے گی۔

سائل :۔ میں محسنوں اور نیکوکاروں میں سے ہونا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو یہ گمان کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

سائل :۔ کون سا عمل اللہ کے غضب کو روکتا ہے؟

آنحضرتؐ :۔ پوشیدہ طور پر صدقہ دینا اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا اور ان سے سلوک و احسان سے پیش آنا۔

سائل :۔ جہنم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی؟

آنحضرتؐ :۔ نماز اور روزہ۔

اخوت اسلامی کا مظاہرہ

مرسلہ :۔ عبدالغنی شاکر ہرنولی شہیر

مدینہ میں تشریف لانے کے بعد حضور نبی کریمؐ نے مسلمانوں میں جو بھائی چارہ قائم کیا اس میں آپؐ نے عرب سرداروں کو آزاد کردہ غلاموں کا بھائی بنا دیا۔ بلال بن رباحؓ کو آپ نے خالد بن رویحہ الخثعمی کا، زید کو جو حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اور حضرت خارجہ بن زیدؓ کو حضرت حمزہؓ کا بھائی بنا دیا۔

اخوت کا یہ رشتہ حقیقی خونی رشتے سے کسی طرح کم نہ تھا اور وہ اس طرح ایک دوسرے کے وارث قرار دیئے گئے، جس طرح خونی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اسلام نے غلام اور آقا کا فرق مٹا دیا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اخلاقِ حسنہ

مشتاق احمد چونیاں

مسلمان بد خلق اور بخیل نہیں ہوتا۔

ایمان تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔

آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے سب سے بہتر اس میں خوش خلقی ہے۔

ایمان کے ترازو میں سب سے بھاری چیز حسن خلق ہو گی۔

کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق پسندیدہ ہیں۔

سب سے زیادہ مغفرت کا سبب خندہ پیشانی اور شیریں زبانی ہو گی۔

جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا۔

تمہارا مال تو سب کے لئے ناکافی ہو سکتا ہے
مگر تمہاری خوش خلقی سب کے لئے کافی ہے۔

اگر چار چیزیں تیرے پاس ہیں تو کسی کا غم نہ کر
راست گفتاری، پاس امانت، خوش خلقی اور رزق حلال

بقیہ :۔ بزم

قیمتی سٹین گن چوری ہو گئی جس کی رپورٹ تھانہ میں درج کرائی گئی۔ نظر سے گزری اس قصر کا موزوں نام تو "قصر غلاظت" تھا نہ معلوم کیوں مجبز کے ذہن سے اتر گیا مسلمان پر پھینکنے کے لئے غلیظوں نے اس "غلاظت خانہ" میں اور بھی لامحدود غلاظت جمع کی ہوئی ہو گی۔ ہم حیران ہیں کہ جو اسلحہ صرف ملکی فوج ہی کے لئے مخصوص ہے مرزائیوں کے پاس کیسے آ گیا۔ دال میں ضرور کچھ کالا کالا ہے مگر اکابر امت کی نشاندہی محض ایک واویلا ہی تصور کی جاتی رہی حتیٰ کہ پانی سر سے گذر گیا اور اب ادیانی سب سے زیادہ جری ہو چکے ہیں ہمیں گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے دور رہنے کی تلقین کر کے اس کے اثرات کی خوبیاں گنوائی جاتی ہیں اور انہیں مکمل تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے اے ارباب لبست و کشاد مملکت پاکستان ہم نہ رہیں گے نہ تمہاری یہ ریاکارانہ چالیں اور مصلحت بینیاں لیکن تاریخ تمہیں کبھی معاف نہ کرے گی۔ سعد

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیان کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

حجاج کرام کی شکایات

وزارت مذہبی امور کی خدمت میں

حاجی عبدالمنان و متعدد حاجی صاحبان کی طرف سے

کوئٹہ سے حاجی عبدالمنان اور ان کے دیگر ساتھیوں نے حج کے لئے بروقت روانگی اور دوران حج پیش آنے والی مشکلات منضبط تحریر میں لا کر ہمیں ارسال کی ہیں۔ چونکہ حج درخواستیں موصول کی جا رہی ہیں اسی مناسبت سے انہیں شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ وزارت مذہبی امور حج بروقت نشاندہی کر دینے پر حجاج کرام کی شکایات کا قبل از وقت ازالہ کریں گے ـــــ ادارہ

وزارت مذہبی امور کی طرف سے سوال نامہ موصول ہوا۔ مختصر جواب تو چھپے ہوئے فارم پر ہاں۔ یا ناں کی صورت میں فارم پر لکھ دیے گئے ہیں۔ لیکن کچھ باتیں تفصیل طلب تھیں۔ اس لئے یہ مکتوب تحریر کرنا پڑا ہے تاکہ آئندہ کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے ان شکایات کا معقول سدباب ہو سکے۔

(1) پہلی شکایت یہ ہے کہ حاجی کیمپ کراچی میں کرنسی جو دی گئی ہے وہ ۳۰۰/ ڈالر اور ۲۶ ریال فی آدمی کے حساب سے دی گئی۔ ہمارے استفسار پر بینک کی طرف سے ہمیں کہا گیا کہ حج ڈائریکٹر سے بات کریں۔ جب ہم نے ان سے بات کی تو انہوں نے ہماری شکایت کو دور کرنے کی بجائے ہمیں ہی قصور وار ٹھہرایا۔ جب ہم نے اس مسئلہ کے حل کے لئے اصرار کیا تو انہوں نے کہا اچھا اسلام آباد بات کرتا ہوں اور کل آپ کو مطلع کر دوں گا۔ دوسرے دن ہم ان سے ملنے گئے تو انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سب انتظامات مذہبی امور کے ایک وزیر کی طرف کر دیے گئے ہیں اب ان میں ترمیم کی گنجائش نہیں ہے آپ جدہ جا کر حج ڈائریکٹر سے یا مکہ مکرمہ جا کر اس سلسلے میں بات کریں۔ چنانچہ جب ہم سعودی وقت کے مطابق چھ بجے جدہ پہنچے تو وہاں تلاش کے باوجود ہمیں کوئی ذمہ دار آدمی نہیں مل سکا۔

(2) مکہ میں حرم سے تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر معلم کی قیام گاہ دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے کہ ہمیں مکان حرم کے قریب مل گیا ہے۔ لیکن معلم نے ایک نمائندہ ہمارے ساتھ بھیج کر ہمیں آگے روانہ کر دیا۔ ہمیں ایک جگہ پر جا کر بتایا کہ یہ ہماری رہائش کی جگہ ہے اور وہ جگہ حرم سے اتنی دور تھی۔ جتنا اسلام آباد میں وزارت مذہبی امور کے دفتر سے امریکی سفارت خانہ دور ہے۔ چنانچہ حجاج کرام نے سخت احتجاج کیا کہ ہم یہاں نہیں ٹھہریں گے۔ یہ صورتحال دیکھ کر غلام نے ہمیں تسلی دی کہ آپ اطمینان سے عمرہ ادا کر لیں۔ ہم آپ کی اس شکایت کو پاکستان ہاؤس تک پہنچا دیں گے۔ جب ہم عمرہ ادا کر کے واپس آئے تو اسی مکان میں پانچویں منزل پر ہمارا سامان کمروں میں رکھ دیا گیا تھا۔ پھر از خود ہم پاکستان ہاؤس گئے۔ تاکہ اس شکایت سے حکام بالا کو مطلع کریں۔ لیکن افسوس کہ ہمیں وہاں بھی کوئی ذمہ دار افسر نہ مل سکا۔ اور ہم تین دن تک پاکستان ہاؤس جاتے رہے۔ تیسرے دن ہمیں وہاں سے جواب ملا کہ "آپ کے لئے یہی جگہ منتخب کی گئی ہے۔ آپ بلاوجہ ہمیں پریشان کر رہے ہیں۔"

(3) تیسری شکایت یہ ہے کہ ایک سو چھپن افراد کیلئے دس کمرے ہمیں دیئے گئے تھے۔ جن میں صرف چار باتھ روم تھے۔ مکان اور باتھ روم کے ناقص انتظام کے باوجود کرایہ ۵۵۵/ ریال فی آدمی لیا گیا جبکہ پرائیویٹ طور پر حرم سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر رہائش پذیر حجاج کا کرایہ مبلغ ایک ہزار ریال فی آدمی تھا۔ ہمارے قریب تقریباً [illegible] ریال کرایہ تھا۔ اس سلوک سے حجاج کرام کو بہت تکلیف ہوئی۔ آئندہ کے لئے حجاج کو اگر رہائش کے انتظام کا خود اختیار دیا جائے تو فائدہ ہوگا۔

(4) چوتھی شکایت ہمیں معلم کے بارے میں ہے کہ مدینہ منورہ ہمارے جانے کا پروگرام حج پڑھنے سے قبل تھا۔ لیکن معلم دو تین دن ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ تیسرے دن ہمیں معلم نے بتایا کہ آپ لوگوں کو حج کے بعد مدینہ منورہ بھیجا جائے گا۔ اور معلم نے ہمارے اس پروگرام کو منسوخ کر کے مدینہ منورہ آمد و رفت کا کرایہ تقریباً دو سو ریال اس بہانے بچا کر ہمارے پروگرام کو تبدیل کر دیا۔ حج کے بعد مدینہ منورہ جانے کے لئے ہماری تاریخ ۱۰ جولائی مقرر ہوئی۔ اس موقع پر پھر معلم نے یہ حرکت کی کہ ۹ اور دس جولائی کو جن حجاج کے جانے کی الگ الگ تاریخیں مقرر ہو چکی تھیں۔ ان سب کو ۸ جولائی کے دن مدینہ منورہ جانے کو کہا۔ اس سلسلہ میں ۹ اور دس جولائی کو جانے والے حجاج نے ان مشکلات سے پھر پاکستان ہاؤس کو مطلع کیا تو وہاں سے ہمیں یہ جواب دیا گیا کہ آپ کو بھی آٹھ جولائی کے دن جانا ہوگا۔ اس لئے ہمیں بھی مجبور ہو کر تیاری کرنی پڑی۔ جب ہم مدینہ منورہ کے سفر پر روانہ ہو گئے تو راستے میں چیکنگ والوں نے ۹ اور دس جولائی والوں کو اتار کر واپس مکہ بھیج دیا۔ چنانچہ مجبوراً ہمیں واپس لوٹنا پڑا مگر جب ہم اپنی رہائش گاہ پر واپس آئے تو دو دن تک ہمارے مکان میں پانی وغیرہ کا انتظام ختم کر دیا گیا۔ ہر ایک حاجی کو باہر سے پانی لانا پڑتا۔ جس سے ہمیں شدید تکلیف اٹھانی پڑی۔ پھر جب پروگرام

باقی صفحہ ۳۰ پر

مدینہ منورہ سے بیت المقدس تک

غلام فرید شاکر۔ کلور کوٹ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جب بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو کافی تعداد میں عیسائی قلعہ کے اندر ہو گئے قلعہ کے دروازے بند کر کے ڈٹے رہے۔ کئی ماہ تک لڑائی جاری رہا۔ جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملک شام کے علاقوں کو فتح کر کے بیت المقدس تشریف لائے تو اس وقت عیسائی بہت گھبرائے اور صلح کی درخواست کی اور کہا کہ ہماری کتابوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوصاف درج ہیں اور حلیہ مبارک بھی لکھا ہوا ہے اگر وہ یہاں آجائیں اور ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں کے مطابق دیکھ لیں۔ تو بغیر لڑنے کے ہم قلعہ کا دروازہ کھول دیں گے اور جو کہو گے قبول کریں گے۔ عیسائیوں کی یہ باتیں سن کر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اے امیر المؤمنین بیت المقدس کی فتح آپ کی تشریف آوری پر موقوف ہے۔ اگر آپ یہاں تشریف لے آئیں تو بغیر لڑائی کے یہ شہر اور قلعہ فتح ہو جائے گا۔ مدینہ طیبہ میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا۔ تو تمام معزز صحابہ مہاجرین و انصار کو آپ نے جمع کر کے مشورت طلب کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے نہیں ہے کہ آپ مدینہ سے کہیں باہر تشریف لے جائیں بلکہ آپ کا اس شہر میں رہنا باعث عزت دین اسلام ہے۔ لیکن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور باقی مہاجرین و انصار کے چند معزز صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ آپ ضرور تشریف لے جائیں تا کہ شوکتِ اسلام اور دبدبۂ محمدیہ خوب ظاہر ہو جائے اور تمام عیسائی بغیر جنگ و جدال کے ہتھیار ڈال دیں اور فرمانبردار بن جائیں

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ کی رائے کو پسند فرماتے ہوئے سفر کی تیاری شروع کر دی اور جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرما کر تمام کاروبار ان کے سپرد کر دیئے۔

ماہ رجب ۱۶ھ ہجری کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ خلیفۂ وقت کا سفر اور سفر بھی وہ جس سے دشمنوں پر رعب و دبدبہ بٹھانا مقصود تھا۔ لیکن نہ پولیس نہ فوج نہ ہتھیار نہ لاؤ لشکر بلکہ سواری کے لئے ایک اونٹ اور اس میں بھی آپ کا غلام شریک ہمسفر تھا۔ کبھی آپ سوار ہو جاتے اور کبھی غلام کو سوار ہونے کی اجازت فرماتے۔ جہاں تک فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مدینہ سے روانگی کی اطلاع پہنچی تھی زمین ہل جاتی تھی چاروں طرف غلغلہ پڑا ہوا تھا۔ غرض اس سفر کی عجیب کیفیت تھی جب آپ بیت المقدس کے قریب پہنچے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور سرداران فوج استقبال کے لئے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے معمولی لباس اور معمولی سر و سامان کو دیکھ کر ان سرداروں کو تعجب ہوا کہ عیسائی اپنے دل میں کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کا یہی خلیفہ ہے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کی خدمت میں ترکی نسل کا گھوڑا۔ اور عمدہ پوشاک حاضر کی لیکن آپ نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے ہم کو عزت دی ہے وہ صرف اسلام کی وجہ سے ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ گھوڑے پر سوار نہ ہوئے بلکہ اسی حالت میں بیت المقدس تشریف لے گئے۔ جب عیسائیوں کو معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین قلعہ کو دیکھنے کے لئے آرہے ہیں تو آپ کی زیارت کے لئے معزز عیسائی دیار دار کا اپنی کتابیں لے کر قلعہ کے برجوں پر جا بیٹھے تاکہ جو حلیہ مبارک ہماری کتابوں میں درج ہے اس کے مطابق ملا دیں۔ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قلعہ کے قریب پہنچے تو عیسائیوں نے غور سے دیکھنا شروع کیا۔ کبھی کتابوں کی ورق گردانی کرتے تھے۔ کبھی آپ کی صورت کو دیکھتے تھے جب آپ کے حلیہ مبارک کو کتابوں کے مطابق پایا تو زور سے پکار اٹھے کہ بے شک یہی اسلام کا بادشاہ ہے۔ ہم ان سے ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے صلح کرنے پر رضامند ہو گئے۔ فوراً قلعہ کا دروازہ کھول دیا گیا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سب کو امان دے دی۔ اپنے سامنے امن معاہدہ لکھوا کر ان کے حوالہ کر دیا۔ اور کئی دن قیام فرما کر بخیر و خوبی مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے۔ اس دن سب لوگوں کے دل خوشی سے باغ باغ ہو گئے اور حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے لگے (رد)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے معمولاتِ مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب

عمل الیوم واللیلۃ

امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۳۰۳ھ

نبوی لیل و نہار

اردو ترجمہ: مولانا محمد اشرف فاضل مدنی المدارس العربیہ پاکستان

جس میں پوری انسانیت کے لیے شب و روز میں پیش آنے والی تمام مشکلات، ہر قسم کے مصائب و آلام، حوادثات، حاجات، ضروریات، مغفرت، بلندیٔ درجات کے لیے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اوراد و وظائف اور آپ کے پسندیدہ اشغال و اعمال کا مستند ذخیرہ پاکستان میں پہلی بار سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر آگیا ہے۔ معیاری کتابت، کاغذ طباعت عمدہ۔

ناشر: مکتبہ حسینیہ، قذافی روڈ گرجاکھ، گوجرانوالہ۔

قیمت: ۱۳۰ روپے

زمانہ جاہلیت کی کہانی تاریخ کی زبانی

قاضی محمد اسرائیل ـــــــ گرنگی مانسہرہ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد رسول کریمؐ کی بعثت سے پہلے جو زمانہ گزرا ہے اس کو زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے عقائد اور اعمال، عبادات اور معاملات۔ تخیلات اور توہمات اتنے گندے تھے کہ ان کو پڑھ کر عقل سلیم والا انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر رسول کریمؐ ان غلط نظریات کو مٹانے کے لئے تشریف نہ لاتے تو آج انسانیت کا دنیا میں نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ زمانہ جاہلیت کی ان رسوات جاہلیت کا مختصر سا تذکرہ کرتا ہوں جو نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جزیرۂ عرب کے مشرکین میں رائج تھیں۔

۱) دہریہ :۔ جاہلیت میں بعض عرب قبائل دہریہ تھے۔ خدا تعالیٰ اور جزائے عمل کے منکر تھے۔ مادہ پرست تھے۔ مادہ کو قدیم مانتے تھے۔

۲) ستارہ پرست :۔ عرب کے بعض قبائل چاند سورج، اور ستاروں کو پوجتے تھے۔

۳) زنادقہ :۔ یہ فرقہ کائنات کے دو خالق مانتا تھا ایک خیر اور نور کا اور دوسرا شر اور ظلمت کا۔ المعارف میں ابن قتیبہ نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے کہ قریش کے کچھ لوگ زندیق تھے۔ جنہوں نے اس مذہب کو حیرہ سے لیا تھا۔ حیرہ چونکہ بلاد فارس میں واقع تھا۔ اور اس میں جو عرب رہتے تھے۔ پارسی یا عیسائی دین رکھتے تھے۔

۴) مجوسی :۔ عرب کے بعض دیہات میں مجوسی یعنی آتش پرست آباد تھے۔ یہ لوگ آگ کو پوجتے تھے اور ماں۔ بیٹی، بہن یعنی محرمات ابدیہ سے نکاح جائز سمجھتے تھے۔

۵: صابئین :۔ یہ وہ قوم تھی جس سے رئیس الموحدین جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کواکب پرستی پر مناظرہ کیا تھا۔ اور چاند سورج کے غروب سے ان کو قائل کیا تھا کہ یہ چیزیں تو زوال پذیر ہیں لیکن خالق ارض و سما لازوال ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے وہ صابی کہلاتی تھی۔ امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمینؐ سے پہلے صابئین کے دو فرقے تھے، حنفاء اور مشرکین، حنفاء وہ لوگ تھے جن کا ذکر موحدین میں ہوتا تھا۔ چونکہ رسول کریمؐ بھی لوگوں کو توحید کی طرف بلاتے تھے اس لئے کفار قریش آپؐ کو صابی کہتے تھے۔ مشرکین سیارگان اور بارہ برجوں کو پوجتے تھے۔ سورج اور چاند، زہرہ، مشتری مریخ، عطارد اور زحل کے لئے انہوں نے علیحدہ علیحدہ ہیکل بنائے ہوئے تھے۔ جن میں ان کی تصویریں تھیں۔ ان ستاروں کے لئے ان کے ہاں خاص خاص عبادتیں اور دعائیں مقرر تھیں۔ نجومیوں کی طرح نچھتروں پر اعتقاد رکھتے تھے

۶۔ نار القریٰ :۔ اس آگ کو نار الضیافہ بھی کہتے تھے یہ آگ رات کو بھولے بھٹکے مسافروں کی رہبری کے لئے جلائی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ شہرت کی غرض سے اس آگ کو اونچی جگہوں پر جلاتے اور اس میں مندل، رطب ایک قسم کی خوشبو ڈالتے تاکہ خوشبو کے ذریعے نابینا بھی راستہ معلوم کر سکیں۔

۷۔ نار الفداء :۔ جب کوئی سردار کسی قبیلہ کی عورتیں پکڑ کر لے جاتا تو اس قبیلہ کا سردار اور دوسرے لوگ فدیہ طے کر کے اس کے پاس اپنی عورتوں کو چھڑانے جاتے سردار فدیہ لے کر رات کے وقت ان عورتوں کو واپس کرتا تو یہ آگ جلائی جاتی۔

۸۔ نار السلامتہ :۔ جب کوئی شخص سفر سے سلامت اور کامیاب واپس آتا تو اس کے لیے آگ جلاتے۔

۹۔ نار مزدلفہ :۔ یہ آگ مزدلفہ میں جلائی جاتی تھی اور مقصود اس آگ جلانے سے یہ تھا کہ جو لوگ عرفات سے مزدلفہ آئیں وہ اس کی روشنی سے راستہ پائیں۔ سب سے پہلے یہ آگ مزدلفہ میں قصی بن کلاب نے جلائی تھی۔

۱۰۔ نار السلیم :۔ یہ آگ مار گزیدہ۔ کوڑے لگے ہوئے شخص اور باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کے لئے جلائی جاتی تھی تاکہ وہ سو نہ سکے۔

۱۱۔ نار العیصہ :۔ یہ آگ ہرنوں کا شکار کرتے وقت جلاتے تھے تاکہ اس کی روشنی سے ان کی آنکھیں چندھیا جائیں شتر مرغ کے انڈے بھی آگ جلا کر ڈھونڈتے تھے۔

۱۲۔ نار الاستمطار :۔ جب قحط پڑ جاتا اور بارش نہ ہوتی تو گایوں کی دموں میں سلع اور عشر کی لکڑیوں کے گٹھے باندھتے اور ان میں آگ لگا کر ان کو دشوار گزار پہاڑوں پر چڑھاتے۔

۱۳۔ نار الاہبتہ :۔ جب کسی قوم پر چڑھائی یا لشکر کشی کا ارادہ کرتے تو پہاڑ پر آگ جلاتے تاکہ سب لوگوں کو پتہ چل جائے اور وہ تیار ہو جائیں۔

(۱۴) نار الاسد :۔ جب شیر کا خوف ہوتا تو یہ آگ جلاتے تاکہ آگ دیکھ کر درندہ حملہ نہ کر سکے۔

۱۵۔ اعتکاف :۔ جاہلیت میں لوگ اعتکاف بھی کرتے تھے۔ چنانچہ حدیثوں میں جابجا تصریح ہے۔ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ خاموش اعتکاف بھی کرتے تھے جتنے دن اعتکاف میں رہتے کسی سے کلام نہ کرتے۔

۱۶۔ حج اور عمرہ :۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ حج اور عمرہ بھی کرتے تھے۔ ان کے حج اور عمرہ میں تمام ارکان و اعمال شامل تھے جو آج مسلمانوں کے حج اور عمرہ میں شامل ہیں خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف بھی کرتے تھے۔ حجر اسود کو اسلام یا بوسہ دیتے تھے یا ہاتھ لگاتے تھے۔ سات مرتبہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔ احرام بھی باندھتے تھے۔

لیکن انہوں نے چند بدعات حج و عمرہ میں بھی اپنی طرف سے نکال لی تھیں۔ میں ان کا مختصر تذکرہ کرتا ہوں۔

۱۷۔ **احرام**:۔ اس میں کئی بدعتیں نکال لی تھیں۔ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھتا تو بالوں کا ایک ہار اپنے گلے میں ڈال لیتا۔ اس کے سبب سے کوئی شخص اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دیتا۔ جب حج یا عمرہ سے فارغ ہوتا تو اذخر کا ہار پہن لیتا۔ احرام باندھنے کے بعد اگر کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونا چاہتا تو دروازہ سے داخل نہ ہوتا۔ بلکہ پچھلی دیوار سے نقب لگا کر چھت پر چڑھتا۔ اور چھت پھوڑ کر اندر داخل ہوتا۔ وہ جب تک محرم رہتے چمڑے کے خیموں میں رہتے۔ چمڑے کے خیموں کے سوا اور کسی چیز کے سایہ میں نہ بیٹھتے۔ کیونکہ اور کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا ان کے نزدیک خلاف احرام تھا۔

۱۸۔ **تلبیہ**:۔ جاہلیت کے تلبیے بھی وہی الفاظ تھے جو مسلمانوں کے تلبیہ کے ہیں۔ لیکن وہ اس میں بعض الفاظ شرک کے بھی ملا دیتے تھے۔ ان کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے۔ اے اللہ ہم تیری خدمت کے لیے ہر وقت موجود ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں فقط ایک شریک ہے سو وہ بھی تیرا ہی ہے تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

۱۹۔ **وقوف عرفات**۔ جس طرح مسلمان عرفات میں کھڑے ہوتے ہیں اس طرح جاہلیت میں تمام عرب عرفات میں کھڑے ہوتے تھے۔ لیکن پھر قریش نے عرفات میں کھڑا ہونا چھوڑ دیا جب لوگ عرفات میں کھڑے ہوتے تھے تو وہ مزدلفہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

۲۰۔ **طواف**:۔ اس میں یہ بدعت نکال کر ننگے طواف کرتے تھے۔ قریش نے حرم سے باہر رہنے والوں کو یہ فتویٰ دیا کہ جب باہر کے لوگ مکے میں داخل ہوں تو خانہ کعبہ کا پہلا طواف جسے طواف قدوم کہتے ہیں حمس کے کپڑے پہن کر کریں۔ اگر حمس کے کپڑے نہ لیں تو ننگے طواف کریں۔ وہ لوگ وقوف عرفات کرتے۔ اور پھر وہاں سے مزدلفہ جاتے اور ننگے طواف کرتے۔ عورتیں جب طواف کرتیں تو اپنے تمام کپڑے اتار دیتیں۔ اور شرم گاہ پر ایک دھجی رکھ لیتیں۔ طواف کرتے وقت ان کے نزدیک سیٹیاں اور تالیاں بجانا احکام حج میں داخل تھا۔ ان کا قول تھا کہ جب تک ہم کعبہ کے گرد سیٹی نہ بجائیں اور قمری کی طرح منہ سے آواز نہ نکالیں تو ہمارا حج پورا نہیں ہو سکتا۔

۲۱۔ **حج مصمت**:۔ جاہلیت میں حج کی بھی ایک قسم تھی۔ اسے خاموش حج کہتے تھے۔ احرام باندھنے کے بعد آدمی گونگوں کی طرح چپ چاپ ہو جاتا۔

۲۲۔ **خرس**:۔ یہ کھانا بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے درد زہ کی تکلیف سے رہائی پانے کی خوشی میں دیا جاتا تھا۔

۲۳۔ **عقیقہ**:۔ یہ کھانا بچہ پیدا ہونے کی خوشی کی تقریب پر دیا جاتا تھا۔ اور اس کے لئے بچے کی پیدائش کا ساتواں دن مقرر تھا۔ عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرتے اور بچہ کا سر منڈوا کر اس بکری کے خون کا لیپ کرتے۔ اسی دن بچہ کا نام بھی رکھا جاتا۔ اسلام نے اتنی ترمیم کی کہ بچہ کے سر پر خون کا لیپ کرنا موقوف کیا اور اس کے بجائے زعفران کا لیپ مقرر کیا۔

۲۴۔ **اعذار**:۔ یہ کھانا ختنوں کی تقریب پر دیا جاتا تھا۔ اس کو ختان بھی کہتے تھے۔ مسلمانوں میں بھی آج کل اس کا رواج ہے۔

۲۵۔ **ذوالحذاق**:۔ یہ کھانا اس وقت دیا جاتا تھا جب لڑکا کمالات عرب مثلاً تیر اندازی، شمشیر زنی، شاورکا اور شاعری جیسے امور میں ماہر ہو جاتا۔

۲۶۔ **ملاک**:۔ یہ کھانا منگنی کی تقریب پر دیا جاتا تھا۔ ملاک دراصل منگنی کی تقریب ہی کا نام تھا اس میں جو کھانا دیا جاتا تھا۔ اس کا نام شدخ تھا۔

۲۷۔ **ولیمۃ العرس**:۔ یہ کھانا زن اور شوہر کے اکٹھے ہونے کی خوشی میں دیا جاتا تھا۔

۲۸۔ **وضیمہ**:۔ یہ کھانا میت کے گھر والوں کو دیا جاتا تھا۔

۲۹۔ **وکیرہ**:۔ یہ کھانا نیا مکان بنانے کی خوشی میں دیا جاتا تھا۔

۳۰۔ **تحفہ**:۔ وہ کھانا تھا جو ملاقاتیوں اور ملنے والوں کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔

۳۱۔ **عقیرہ**:۔ یہ کھانا رجب کا چاند دیکھنے کی خوشی میں دیا جاتا تھا۔

۳۲۔ **نقیعہ**:۔ یہ کھانا سفر سے صحیح و سالم واپس آنے کی خوشی میں دیا جاتا تھا۔

۳۳۔ **قری**:۔ یہ وہ کھانا تھا جو مہمانوں کو کھلایا جاتا تھا۔

۳۴۔ **مادبہ**:۔ یہ وہ کھانا تھا جو ضیافت کے طور پر بغیر کسی سبب کے کھلاتے تھے۔

۳۵۔ **جفلی**:۔ یہ وہ کھانا تھا جس میں کسی کی تخصیص نہ تھی یہ دعوت عام ہوتی تھی۔

۳۶۔ **نقری**:۔ یہ دعوت خاص تھی جس کے لئے خاص خاص لوگوں کو بلایا جاتا تھا۔

جاہلیت کے عربوں کے نکاح کی صورت آج کل کے نکاح سے جو مسلمانوں میں رائج ہے ملتی جلتی تھی۔ جاہلیت کے شرفاء میں اکثر اسی نکاح کا رواج تھا۔ اور یہ نکاح اور نکاحوں سے بہتر خیال کیا جاتا تھا۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک مرد دوسرے مرد سے اس کی بیٹی یا اس عورت جو اس کی ولایت میں ہوتی منگنی کی درخواست کرتا اور اس کا مہر مقرر کرتا۔ جب وہ شخص منگنی منظور کر لیتا تو مہر کی معین مقدار پر جس کا اس مجلس میں ذکر ہو جاتا۔ اس کے ساتھ عقد کرتا۔ منگنی کی درخواست عورت کے باپ، بھائی، چچا یا چچازاد بھائیوں سے کرتے تھے۔

۳۷۔ **استبضاع**:۔ اس کی صورت یہ تھی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جاتی تو اس کا شوہر اس سے کہتا کہ فلاں شخص کو اپنے پاس بلا لے اور اس سے ہم بستری کر تاکہ تو حاملہ ہو جائے۔ نکاح کی ایک قسم اور یہ تھی کہ

لوگ رنڈیوں کے پاس جاتے تھے۔ جو اپنے دروازوں پر جھنڈیاں کھڑی کرتی تھیں۔ ھشام بن الکلبی نے کتاب مثالب میں دس سے زیادہ مشہور عورتوں کے نام بیان کئے ہیں جو یہ کام کرتی تھیں انہیں میں سے ایک عورت ام مزول تھی جو زمانہ جاہلیت میں زانیہ تھی۔

۳۸۔ نکاح متعہ:۔ متعہ کی یہ صورت تھی کہ عورت سے ایک مدت معینہ کے لئے نکاح کرتے تھے۔ جب مدت ختم ہو جاتی تو زوجین کے درمیان خود بخود علیحدگی ہو جاتی۔

۳۹۔ نکاح الخدن:۔ زمانہ جاہلیت میں کسی عورت سے یارانہ کر کے جنسی آسودگی پانے میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔ جاہلیت کے لوگ اسے نکاح الخدن کہتے تھے۔

۴۰۔ نکاح البدل:۔ اس کی صورت یہ تھی کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہتا تھا کہ تو میرے لئے اپنی عورت سے علیحدہ ہو جا۔ میں تیرے لئے اپنی عورت سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ اس طرح ایک دوسرے سے بیویاں بدل لیتے تھے۔ یہ ان کے نزدیک نکاح تھا۔

۴۱۔ نکاح شغار:۔ اس کی یہ صورت تھی کہ آدمی اپنی بیٹی یا بہن یا بھتیجی یا کسی اور عزیزہ کو اس شرط پر کسی سے بیاہ دیتا تھا کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یا بھتیجی یا کسی اور عزیزہ کو اس کے ساتھ بیاہ دے۔ ان دونوں نکاحوں میں مہر کسی کا مقرر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ یہ آپس کا تبادلہ ہی نکاح کا مہر ہوتا تھا۔

دور جاہلیت میں باپ کی بیوی کا سب سے زیادہ مستحق اس کا بڑا بیٹا خیال کیا جاتا تھا۔ اگر وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا تو بے تامل کر لیتا۔ جاہلیت میں ایسے بے شمار نکاح ہوئے جو لوگ اس قسم کا نکاح کرتے تھے ان کو ضیزن کہتے تھے۔

۴۲۔ نکاح مقت۔ اگر میت کا بڑا بیٹا اس کی بیوہ سے نکاح نہ کرنا چاہتا تو اس کے چھوٹے بھائی کر لیتے اور اگر وہ بھی نہ کرنا چاہتے تو میت کا کوئی اور قریبی رشتہ دار کر لیتا۔ اس میں عورت کی رضامندی ضروری نہ تھی۔ کیونکہ وہ میت کا ترکہ تھی جو کوئی اس پر اپنا کپڑا ڈال دیتا وہی اس کے نکاح کا مالک ہوتا اور جو اولاد اس سے پیدا ہوتی مقتی کہلاتی۔

۴۳۔ منافرت:۔ اہل جاہلیت مال و دولت علم و فضل، جود و سخا اور شرافت نسبی وغیرہ امور میں ایک دوسرے پر بڑائی مارتے تھے۔ اکثر اوقات قبروں پر جاتے اور کہتے دیکھو یہ قبر ہمارے فلاں بزرگ کی ہے۔ کیا تمہارے خاندان میں بھی کوئی ایسا بزرگ گزرا ہے۔

۴۴۔ منافرت:۔ جاہلیت کی رسوم میں سے ایک رسم منافرت تھی۔ عورتیں کسی جانور کا دودھ نہ دوہتی تھیں اگر کسی خاندان کی کوئی عورت دودھ دوہتے دیکھی جاتی تو تمام لوگ اس کے خاندان کو نظر حقارت سے دیکھتے اور وہ خاندان ان لوگوں کی نظر میں حقیر ہو جاتا۔

۴۵۔ معاقرت:۔ جاہلیت کی رسموں میں ایک معاقرت تھی۔ جس کی تفسیر یہ ہے کہ دو شخص اپنے اپنے اونٹوں کو ذبح کرنے میں بازی باندھتے جو زیادہ اونٹ ذبح کرتا وہی جیت جاتا۔ وہ لوگ فخر و مباہات کی وجہ سے ایسا کرتے جو اونٹ اس طرح ذبح کئے جاتے ان کا گوشت مفلس و محتاج لوگوں میں تقسیم کرتے۔ اکثر ایسا قحط میں کیا کرتے تھے۔

۴۶۔ شد لسان:۔ اہل جاہلیت میں ایک رسم شد لسان بھی تھی۔ جب کوئی شاعر کسی کی قید میں آجاتا تو اس کی زبان تسمے یا مضبوط ڈور سے باندھ دی جاتی تاکہ وہ ان کی ہجو نہ کر سکے۔

۴۷۔ قبر پر اونٹنی:۔ جاہلیت کی رسموں میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی امور آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر ایک اونٹنی باندھ دیتے پھر اسے نہ کھانا دیتے نہ پانی۔ بھوک پیاس سے وہیں مر جاتی۔ اس اونٹنی کو بلیہ کہتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ مرنے والا قیامت کے دن اپنی بلیہ پر سوار قبر سے اٹھے گا۔

۴۸:۔ لومڑی اور بلی کے دانت۔ ابو مسلم کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ لڑکے کے گلے میں لومڑی اور بلی کے دانت ڈالتے تھے۔ اس سے بچے کو نظر لگنے کا اندیشہ رہتا نہ بھوت پریت کا۔

میں نے بالکل مختصر تجزیہ قارئین کرام کے سامنے پیش کیا ورنہ ان کی رسومات بدائتی زیادہ تھیں جن پر اگر مکمل بحث کی جائے تو ایک کتاب بن جائے۔ اللہ پاک کو اپنے بندوں پر رحم آیا قرآن کی ہدایت اور نجات کے لئے سرکار دو عالم، فخر کائنات، آمنہ کے لال عبداللہ کے یتیم سید الانبیاء والمرسلین کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے چالیس سال ان مشرکین مکہ ہی میں بسر کئے۔ آپ نہ تو بدعات اور رسومات کے قریب آئے اور نہ ہی ان کے کسی پروگرام میں شریک ہوئے چالیس سال کے بعد اللہ رب العزت نے آپ کے سر مبارک پر نبوت کا تاج رکھا تو آپ نے تمام لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف بلایا۔ چونکہ عرب اس وقت بہت ہی غلط راستہ اختیار کر چکے تھے۔ اس لئے آپ کی سخت مخالفت کی۔ آپ سے

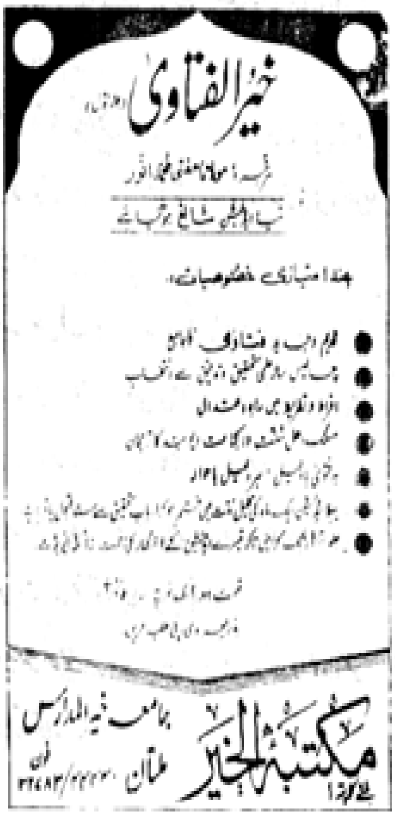

حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام

حافظ محمد نسیم خان .... محلورکوٹ

حضرت حمزہؓ عبدالمطلب کے بیٹے ہیں ان کی والدہ ہالہ بنت وہب ہیں وہ آنحضرتؐ کے چچا اور رضاعی بھائی بھی ہیں۔ کیونکہ ابولہب کی باندی ثوبیہ نے ان دونوں دودھ پلایا ہے۔ یہ آنحضرتؐ سے صرف دو سال بڑے تھے۔

آپ کو سید الشہداء کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ہجرت کے بعد ان کے اور حضرت زید بن حارثہؓ کے درمیان بھائی چارہ کا رابطہ قائم کر دیا تھا۔ آپ نبوت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کی کنیت ابو عمارہ تھی۔ آپ بڑے بہادر، جنگجو، طاقتور اور قدآور تھے۔

آپ کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ ابوجہل کا آنحضرتؐ سے آمنا سامنا ہوا تو اس نے آپ کو ایذا پہنچائی اور آپ پر سب و شتم کیا اور آپ کے دین کی تنقیص و تحقیر کی مگر آنحضرتؐ اس سے بات نہ کی۔

اس وقت عبداللہ بن جدعان تیمی کی باندی صفا کی بلندی پر اپنے مکان میں یہ باتیں سن رہی تھی اس کے بعد ابوجہل آپ سے الگ ہو کر کعبہ کے پاس قریش کی مجلس کی طرف روانہ ہو گیا اور جا کر اپنے لوگوں میں بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب اپنی شکارگاہ سے لوٹتے ہوئے اپنی کمان گلے میں ڈالے ہوئے آ پہنچے۔ آپ کی اپنی شکارگاہ تھی۔ جہاں آپ شکار کیا کرتے تھے۔ اور آپ کا معمول تھا کہ جب شکار سے واپس آتے تو پہلے کعبہ کا طواف کرتے پھر گھر جاتے تھے۔ طواف کے بعد قریش کے دارالشوریٰ میں جاتے وہاں ٹھہر کر حاضرین کو سلام کرتے ان سے باتیں کرتے۔ یہ قریش میں بڑے معزز، باوقار، خوددار مانے جاتے تھے۔ اس وقت تک اپنے ہی دین پر قائم تھے۔ جب اس باندی کے نزدیک سے گزر ہوا اس وقت تک آنحضرتؐ اپنے مکان واپس جا چکے تھے۔ تو اس نے ان سے کہا اے ابو عمارہ! کاش آپ دیکھ سکتے ابوالحکم کی طرف سے آپ کے بھتیجے محمدؐ پر کیا گزری۔ ابوالحکم نے محمدؐ کو یہاں پا کر تکلیف پہنچائی، سب و شتم کیا اور آپکے خلاف شان باتیں کیں پھر واپس چلا گیا۔ محمدؐ خاموش رہے۔ کچھ نہ بولے۔ یہ سن کر حضرت حمزہؓ کو جلال آ گیا اور فوراً وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور کعبہ میں داخل ہوتے ہی طواف کے معمول کو نظر انداز کر کے راہ میں کسی کے پاس ٹھہرے بغیر ابوجہل پر حملہ کرنے ارادہ کی نیت سے اس طرف چل دیئے جونہی مجلس میں داخل ہوئے ابوجہل پر نظر پڑی کہ وہ اپنی قوم میں بیٹھا ہوا ہے بس آپ اس پر جھپٹے اور اپنی کمان اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا اس پر قریش کے قبیلہ مخزوم کے لوگ ابوجہل کی طرفداری میں حمزہؓ کے بالمقابل کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے حمزہؓ! معلوم ہوتا ہے تم بے دین ہو گئے ہو۔ حضرت حمزہؓ نے جواب دیا بے شک مجھ پر حضرت محمدؐ کی حقانیت منکشف ہو گئی پھر مجھے قبول حق سے کیا چیز روک سکتی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپؐ جو فرماتے ہیں وہ بالکل برحق ہے۔ پس خدا کی قسم میں اس دین سے روگردانی نہ کروں گا۔ اگر تم میں کچھ صداقت ہے تو تم مجھے روک کر دکھا دو۔ اس پر ابوجہل نے کہا ابوعمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ واللہ میں نے ان کے بھتیجے پر شدید سب و شتم کیا ہے۔ اس کے بعد سے حضرت حمزہؓ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

جب حضرت حمزہؓ اسلام لے آئے تو قریش نے سمجھ لیا کہ اب رسول اللہؐ اور غالب ہو گئے ہیں۔ اب حمزہؓ ان کی پوری پوری حمایت کریں گے۔ پس وہ آنحضرتؐ کی ایذا رسانی سے باز آ گئے۔ پھر حضرت امیر حمزہؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی
رجسٹرڈ کلاس اے
فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب
جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸
موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱۔ مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۲۔ عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳۔ عام امراض کا فارم۔ ۴۔ بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

غزوہ میں ایک عظیم مشکل میں مبتلا ہوئے جس کا واقعہ مشہور ہے آپ نے بدر کے دن دو تلواروں سے جنگ کی آپ غزوۂ اُحد میں بھی شریک ہوئے اور اسی میں شہادت سے قبل اکیس کفار کو واصل جہنم کرکے خود جام شہادت نوش فرمایا!

SSSS!

مجلس گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد ثاقب کے والد ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد عبداللہؒ لدھیانوی انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ انگریز دشمنی اور علمائے حق سے محبت بچپن ہی سے ان کے حصہ میں آئی۔ تحریک خلافت میں بطور سالار حلقہ کے کام کیا۔ اس کے علاوہ دینی و قومی تحریکات میں حصہ لیتے رہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد چوہدری غلام محمد ابراہیم مرحوم سے حاصل کی۔ والد کا سایہ سر سے اٹھ جانے سے کاروبار میں مشغول ہوگئے۔ لیکن تعلیم اور روحانی فیض حاصل کرنے کی چنگاری دل میں سلگ رہی تھی۔ اسی جدوجہد میں علامۃ الدھر حضرت مولانا محمد صاحب انوریؒ لائل پور فیصل آباد کی سرپرستی حاصل ہوگئی۔ جن سے کاروبار کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم مکمل کی جبکہ روحانی تربیت کے لئے حضرت مولانا انوریؒ نے آپ کو اپنے استاد حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ سے بیعت کرائی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا انوریؒ کے اشارہ پر قطب الزمان شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے فیض یاب ہوئے۔ مرحوم کو ذکر اذکار اور مراقبہ کے علاوہ کثرت نوافل اور تلاوت کلام اللہ سے خاص شغف تھا ایام علالت میں بھی گھنٹوں تلاوت میں صرف کرتے۔ تہجد کی پابندی آخر وقت تک کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعی کرتے ان کے بیٹوں، بھتیجوں، پوتے پوتیوں اور نواسوں میں دو درجن کے قریب حافظ قرآن ہیں۔ ادارہ حافظ ثاقب صاحب کے غم میں شریک ہے۔

مرزائی اخبار کے اجراء پر احتجاج

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما الحاج حافظ عبدالرشید نے جریدہ الفضل ربوہ کی پابندی ختم کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفضل ربوہ کی پابندی ختم کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت مرزائیوں کی مکمل حمایت کر رہی ہے۔ جبکہ شہید پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ۱۹۸۴ء میں مسلسل الفضل ربوہ پر پابندی عائد کی ہوئی تھی۔ صدر پاکستان کی وفات کے بعد پابندی ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ الفضل ربوہ پر فوری طور پر پابندی عائد کرکے مذکورہ اخبار کے عملے کے خلاف کارروائی کی جائے۔

نبی آخر الزماںؐ کی ولادت باسعادت

تبسم پٹیالوی کروڑ

ظلمتوں کو ضیاء بخشنے کے لئے آج تشریف لائے ہمارے نبیؐ
ہر طرف دھوم ہے آگئے آگئے وہ ہمارے پیمبرؐ ہمارے نبیؐ

سارے نبیوں سے افضل ہے ذات آپؐ کی — آپؐ ہیں محترم کیا ہے بات آپؐ کی
آج خوشیاں مناتے ہیں حور و ملکؑ — تاجدار رسولاں ہیں پیارے نبیؐ
ذات اقدس پہ نازاں ہیں جن و بشر — بھیجتے ہیں درود آپؐ کے نام پر
تذکرہ آپؐ کا عرش پر فرش پر! — میرے محبوب اے میرے پیارے نبیؐ
سارے نبیوں میں رتبہ بلند آپؐ کا — حق نے قرآن میں صاف فرما دیا
اے شفیع الوریٰؐ، سرور انبیاءؐ — آپؐ ہی تو ہیں سب کے دلارے نبیؐ
آپؐ فخر جہاں، آپؐ شاہ زماں — آپؐ پر ہیں تصدق یہ ہر دو جہاں

کوئی ہمدم نہیں، کوئی مونس نہیں
اے تبسم مگر ہیں ہمارے نبیؐ

مرسلہ: محمد یوسف رانا نارووال چوک کروڑ

فیضِ کثیر

مرتبہ — مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

اس کتاب میں قرآن و حدیث و بزرگان دین سلاسل اربعہ کے منتخب و مجرب اوراد و وظائف جمع کئے گئے ہیں۔ ہر قسم کی پریشانیوں، بیماریوں، بے روزگاری، اصلاح اعمال کے وظیفے و اوراد موجود ہیں۔ صفحات ۱۳۶۔ قیمت ۱۵ روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

ملنے کے پتے:
○ ادارہ صدیقیہ، نزد حسین ڈی سلوا ٹاؤن ڈیفنس سوسائٹی کراچی
○ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چھٹا انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔

اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس چھٹے انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟"

۲۔ اول پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔

۶۔ اس کے علاوہ خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کئے جانے چاہئیں۔

۸۔ مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹۔ مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام مع ولدیت، ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی) ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰۔ جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

★۱۳۔ مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴۔ نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔

۱۵۔ تقریب تقسیم انعامات مارچ ۱۹۸۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ آپکا بھائی: **محمد متین خالد**

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے — پتہ: صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ : ☎ ۲۱۹

بزمِ ختم نبوت

ترقی کی راہ پر

محمد امیر قاسم بہرنولی

کافی عرصے سے رسالہ ختم نبوت پڑھ رہا ہوں. رسالہ کافی ترقی کر چکا ہے. دین کی معلومات اور سرکار دو عالم ﷺ کی پیشینگوئیاں صحابہ کرام رضی کی پرجوش ایمانی باتیں اور خاص طور پر قادیانیوں کو عمدہ طور پر بے نقاب کیا جا رہا ہے۔

میں تنظیم بناؤں گا!

خالد رحمان جدون محلہ اجوا۔ ایبٹ آباد

میں نے باقاعدہ ایک ختم نبوت تنظیم بنانے کا تہیہ کر لیا ہے. میں نے تقریباً ۸۰ روپے چندہ بھی اکٹھا کر لیا ہے. آپ ہمیں مرزا غلام احمد کی پوری ہسٹری پہنچا دیں. میں آپ سے کس طرح رابطہ کروں.

آپ اسی پتہ پر رابطہ رکھیں. تنظیم ضرور بنائیں.

یہ تو ایک ہیرا ہے

محمد یونس۔ ہاشمی دواخانہ صادق آباد

جب آپ کا رسالہ ہمارے پاس پہنچتا ہے تو میں ایک ہی دن میں پڑھ لیتا ہوں. باقی ۶ دن بے چینی سے گزارتا ہوں اور اس کا انتظار کرتا ہوں.

الحمدللہ رسالہ ختم نبوت بہت ہی اچھا ہے. ہماری دلی دعا ہے کہ خدا اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے. (آمین)

ایمان کے چور

انعام الحق۔ چکیہ مانسہرہ

مال کے چوروں سے جس طرح حفاظت کی جاتی ہے اس طرح ایمان کے چوروں سے حفاظت کی جائے ایمان کے چور مرزائی ہیں ان لوگوں کا سراغ لگانے کے لیے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کیا جائے۔

قادیانی ڈھونگ کھل گیا

عابد میل سے ضلع جہلم

میں اور میرے دوست رسالہ ختم نبوت بہت ہی شوق سے پڑھتے ہیں اس نے ہماری معلومات میں بے پناہ اضافہ کیا اور مرزائیت کا ڈھونگ کھول دیا ہے جو ہم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے

کیا یہ ذلت کی موت نہیں؟

افتخار علی ایبٹ آباد

بعض مرزائی ذلت کی موت مر کر مرزائیوں اور دوسرے لوگوں کے لئے سامان عبرت بن جاتے ہیں ہمارے علاقہ میں ایک مرزائی لیٹرین میں مرا ایک دوسری جگہ غسل خانہ گیا. اور دروازہ توڑ کر نکالا. ایسی موت مرزائیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے.

علمی اسلامی اور اخلاقی اقدار کا مجموعہ

عبدالرزاق بی اے گجرات

اپنے دوست مشتاق احمد صوفی کے توسط سے ہفت روزہ ختم نبوۃ پڑھنے کا موقع ملا اس رسالے کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک سطر موجب استفادہ ہے. یہ رسالہ ادبی اخلاقی علمی اور اسلامی اقدار کا ایک انمول مجموعہ ہے اس رسالہ کے ذریعے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات کو جس انداز سے پیش کیا جا رہا ہے. وہ اسلام کی ایک بہترین خدمت ہے. یہ رسالہ دین اسلام کے مکمل اور صحیح حالات سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے. دشمن اسلام عناصر کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کی کچھ اس انداز سے قلعی کھولتا ہے کہ حق اور باطل دونوں نکھر کر سامنے آ جاتے ہیں.

اب ہماری آنکھوں سے پردہ ہٹ گیا ہے اور ہمیں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کا پتہ چل گیا ہے. میری دعا ہے کہ خداوند کریم ختم نبوت کی اشاعت کو پوری دنیا میں آفتاب و مہتاب کی طرح روشن کرے.

اللہ نے میرا ایمان بچا لیا

امیر نواز مروت بگوخیل

میرے دوست نے بتایا کہ بس میں میرے ساتھ ایک آدمی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا. اس نے بتایا کہ اب نبوت کا جھنڈا مرزا پاگل نے اٹھایا ہے. اس کی یہ بات سن کر میری جان سی نکل گئی. اور میں نے اسی وقت سے ارادہ کیا ہے کہ میں قادیانیت کے بارے میں مزید معلومات کروں گا. تو اس رسالے کی برکت سے مجھے صحیح صحیح پتہ چل گیا ہے اور اللہ نے میرا ایمان بچا لیا ہے

قادیانی گھبرا چکے ہیں

محترمی و مکرمی مدیر صاحب !

دفتر میں حاضر خدمت ہوا۔ شومئی قسمت ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوا۔ ایک عرصہ کے بعد ملاقات کا عزم لے کر حاضر ہوا تھا۔ وہ بھی ناکام رہا چلو خدا آپ کو خوش رکھے اور آپ کے زور قلم کو مزید بڑھائے صادق آباد کبھی تشریف لائیں تو خدمت کا موقع بخشیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت صادقین ختم نبوت کی خوب خبر لے رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادقین ختم نبوت کے تعاقب میں مشنری جذبے سے سرگرم عمل ہے جس سے اب قادیانی گھبرا چکے ہیں۔ ہمارے اسلاف و اکابرین نے ہمیشہ ہی باطل قوتوں سے ٹکر لی۔ ان کے عزم و استقلال کی بنا پر باطل لرزہ براندام ہو رہا ہے۔ اب پھر پوری قوت سے قادیانی دجل و فریب کی تباہی کرنے کی اشد ضرورت ہے اس سلسلہ میں حضرت مولانا خان محمد صاحب کی قیادت و سرپرستی مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی بھاگ دوڑ، مولانا عزیز الرحمٰن کی فراست مولانا لدھیانوی کی تحریر اور اکابر کی جدوجہد یقیناً رنگ لائے گی۔ اس تحریک و مشن میں ختم نبوت کا حصہ بہت زیادہ ہے اس کے مطالعہ کے لیے قاری بے قرار رہتے ہیں روز بروز پرچہ میں حسن آ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ختم الرسل ﷺ کے فدایان کو کامیابیوں سے ہمکنار و سرفراز فرمائے۔ آمین

بے صبری سے انتظار کرتا ہوں !

مصطفیٰ خان ایبٹ آباد

جب سے ختم نبوت رسالہ پڑھا ہے میں از خود خوش ہوا کہ ہمارے پیارے آقا اور خاتم النبیین ﷺ کے دشمنوں کے خلاف رسالہ شائع ہو رہا ہے۔ جب سے ختم نبوت رسالہ میرے دل کی دھڑکن ہے اور میں بہت بے صبری سے رسالہ کا انتظار کرتا ہوں اور میں اپنے دوستوں کو رسالہ پڑھنے کے لیے دیتا ہوں۔ میں قادیانی مرتدوں اور کافر مرزا کے چیلوں کے خلاف جان پر کھیلنے کے لیے تیار ہوں مجھے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر جان کا نذرانہ پیش کروں جب سے شیزان کا پتہ چلا ہے کہ قادیانیوں کی فیکٹری ہے اسی دن سے پینا بند کر دیا ہے۔

معمولی کلرک کا دعوائے نبوت

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے رام پور جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے یہ شعر سنایا جس سے حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔

ع۔ عجب دور زمانہ ہے غضب اس کی روانی ہے
کہ معمولی کلرکوں نے نبی بننے کی ٹھانی ہے

(مرسلہ: سید اشتیاق حسین دہلوی کراچی)

پرچے کی مانگ

قاری خلیق الرحمٰن ہاشمی سراج العلوم ڈھکتوڑ

ہفت روزہ ختم نبوت کی مانگ اب پہاڑوں کی چوٹیوں اور صحرا کی گہرائی تک ہو رہی ہے اسی نسبت سے یہاں ہمارے ہاں مجلس تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا

یہ اضافہ معمولی ہے

عبدالغفور درانی شالدرہ کوئٹہ

ہفت روزہ ختم نبوت کے مسلسل مطالعہ سے اسلام کی دعوت اور تبلیغ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ناموس ختم نبوت کی پاسبانی کے سلسلے میں آپ کے ہفتہ وار شائع ہونے والے پرچے کے توسط سے جتنی معلومات ہمیں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر اب یہ ہمارا ایمان ہے کہ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت درحقیقت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے میں حیران تھا کہ اتنی معمولی سی رقم میں کاغذ، طباعت، ڈاک کے مصارف اور دوسرے متعلقہ اخراجات کیسے پورے کئے جا رہے ہیں۔ اب اگر اس میں ایک روپیہ فی پرچہ کا اضافہ کر بھی دیا جائے تو میرے اندازے کے مطابق پھر بھی اخراجات اس سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔ اگر ادارہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہے تو ہم خوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں

مسلمانوں کے نام !

محمد اشرف شہینہ والا کروڑ لعل عیسن

مرزا غلام قادیانی کو ایک صدی قبل برطانوی سامراج نے اپنے مخصوص مفادات کی خاطر اور تفرقہ بین المسلمین کے لئے پیدا کیا اس وقت سے لے کر آج تک قادیانی امت اپنے مخصوص نظریات کی اشاعت میں مصروف ہے قادیانیوں کی تبلیغ کا اصل محور پڑھا لکھا انگریزی خواں طبقہ ہے جسے دین سے قطعاً شناسائی نہیں ہوتی قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں اس عروج پر ہیں کہ وہ سادہ لوح عوام کو نزول مسیح کی کہانی اور ختم نبوت کے اقرار و تسلیم کا چکر دے کر گمراہ کر رہے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مسلمان ان کے استیصال کے لئے بر سر پیکار ہو جائے۔

دال میں کالا کالا ؟

محمد اسحاق میڈیکل کالج ایبٹ آباد

شمارہ نمبر ۱ جلد نمبر ۷ موصول پا کر مستفید ہوا صفحہ ۲۰ پر ایک خبر قصر خلافت ربوہ سے ایک

باقی صفحہ ۱۳ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

ترتیب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

کون کس چیز میں یکتا ہے

نظر اور باڑہ و سلکھنو

صبر میں	حضرت ایوب علیہ السلام
حکمت میں	حضرت لقمانؑ
انصاف میں	نوشیروان عادل
عقل اور سیاست میں	حضرت عمر فاروقؓ
خوبصورتی میں	حضرت یوسفؑ

ضرور کر

خالد محمود شاہ سیدوالا شیخوپورہ

(۱) تبلیغ
(۲) جوانی میں زیادہ عبادت
(۳) ماں باپ کی خدمت
(۴) دسترخوان کو وسیع
(۵) صدقہ اور خیرات
(۶) بچے دوست کی تلاش
(۷) ہر بڑے کا ادب
(۸) عزت حاصل کرنے میں کوشش

تکمیل دین اور انقطاع وحی

محمد اشرف تنبیہ والا کروڑ لعل عیسن

(۱) حضورؐ کے بعد وحی ختم ہو چکی ہے۔
(ابوبکر صدیقؓ)

(۲) خدا کا دین قیامت تک کے لئے حضورؐ پر مکمل ہو چکا ہے۔ (عمر فاروقؓ، بخاری صفحہ ۲۶)

(۳) آپ تمام انبیاء کے سردار اور آخری رسول ہیں۔ (عثمان غنیؓ)

(۴) حضورؐ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ (علی المرتضیٰؓ، ترمذی)

(۵) اے اللہ تمام انبیاء کو ختم کرنے والے نبی پر درود بھیج۔ (عبداللہ بن مسعودؓ، شفاء صفحہ ۸۳ جلد ۲)

(۶) اگر حضورؐ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے۔ (ابن ابی اوفیٰ، صحیح بخاری)

اچھی بات

حافظ حسین احمد حیدرآباد

- خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی سے خوف نہ کھاؤ۔
- نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہوتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔
- اپنے آپ کو اچھا سمجھنا بہت بڑی حماقت ہے۔
- ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔

قرآن کی منزلیں

احمد نثار قریشی

منزل ۱ سورہ فاتحہ سے منزل ۲ سورہ مائدہ سے
منزل ۳ سورہ یونس سے منزل ۴ سورہ بنی اسرائیل سے
منزل ۵ سورہ شعراء سے منزل ۶ سورہ الصّٰفّٰت سے
منزل ۷ سورہ ق سے
منزلیں ۷، پارے ۳۰،
سورتیں ۱۱۴ اور رکوع ۵۴۰ ہیں۔ شکریہ

ماں

ناہید رفیق سدھنوتی آزاد کشمیر

(۱) ماں ایک خوشبو ہے جس سے جہاں مہک اٹھتا ہے۔
(۲) ماں ایک دعا ہے جس کے پاس بیٹھنے سے زندگی بھر کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔
(۳) ماں ایک دعا ہے جو سدا سر پر تنی رہتی ہے۔
(۴) ماں ایک آہ ہے جو سیدھی عرش پر جاتی ہے۔
(۵) ماں ایک مشعل ہے جو ہمیشہ راستہ دکھاتی ہے۔
(۶) ماں ایک نغمہ ہے جس کی گونج زندگی کا احساس دلاتی ہے۔
(۷) ماں ایک شفقت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

مہکتی کلیاں

ناہید رفیق سدھنوتی آزاد کشمیر

(۱) کسی شخص کے چہرے پر نہ جاؤ کیونکہ چہرہ بند کتاب کا سرورق ہے۔
(۲) ہر وہ اچھی خوراک زہر ہے جو ایک کھائے اور دوسرا حسرت سے دیکھتا رہ جائے۔
(۳) ہر چیز کے ثواب کا اندازہ ہے سوائے صبر کے کیونکہ وہ بے اندازہ ہے۔
(۴) شہر میں وہ جگہ ہے جو نیکی اور خدا ترسی کے محلے میں ملے۔

آپ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ۵ باتوں کی نصیحت فرمائی

محمد مجیب اللہ نور الاسلام جبری بنگلہ دیش

(۱) اللہ کی نافرمانی سے بچو تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔

(۲) جتنی روزی اللہ نے تمہارے مقدر فرما دی ہے اس پر راضی اور مطمئن رہو تو تم سب سے زیادہ غنی آدمی بن جاؤ گے۔

(۳) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مومن بن جاؤ گے۔

(۴) تم جو کچھ اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے پسند کرو تو تم مسلم ہو گے۔

(۵) زیادہ نہ ہنسو! اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

قادیانیو! اب بھی وقت ہے

فضل الرحمن ملکے گوجرانوالہ

قادیانیو: تمہارے لئے اب بھی وقت ہے کہ باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف پلٹ آؤ۔ اپنے اندر اخلاقی جرات پیدا کرو۔ سو سال ہو چکا ہے اب حق بالکل واضح ہو چکا ہے۔ تمہارے لئے اسلام کے قبول کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ جلدی کرو اور مرزا خبیث و ملعون پر دو حرف بھیج کر دامن مصطفوی میں پناہ لے لو۔

چار کا دلچسپ شمارہ

علامہ محمد ارشد اعوان مراد پوری، رحیم یار خان

(۱) چار آسمانی کتابیں، قرآن، توریت زبور، انجیل۔

(۲) چار خلفائے راشدینؓ، حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ

(۳) چار ضروری اطاعتیں، خدا کی عبادت رسول کی اطاعت ماں و باپ کی اطاعت اور استاد کی اطاعت۔

(۴) چار مقرب فرشتے، جبرائیل، اسرافیل میکائیل، عزرائیل۔

(۵) چار اطراف، مشرق، مغرب، شمال جنوب۔

(۶) چار خدا کے بڑے مجرم:۔ ابلیس، فرعون ابو جہل، مرزا قادیانی۔

(۷) چار انسانی عنصر، آگ، مٹی، ہوا، پانی۔

(۹) چار انسانی دشمن، جھوٹ، چغلی غیبت، حسد۔

(۱۰) چار انسانی خواہشیں، دنیا، من اولاد، آزادی۔

(۱۱) نماز کی چار حالتیں، قیام، رکوع، سجود اور قعدہ۔

(۱۲) چار بڑے امام، امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن جنبلؒ، امام مالکؒ،

(۱۳) چار اعضاء انسانی، دل، جگر، دماغ پھیپھڑے۔

(۱۴) چار عمر کی منزلیں، بچپن، لڑکپن، جوانی بڑھاپا۔

(۱۵) چار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں ام کلثومؓ، زینبؓ، رقیہؓ، فاطمہؓ۔

(۱۶) چار نبی کریم کے صاحبزادے طیب طاہر قاسم، ابراہیم۔

(۱۸) چار پاکستانی صوبے:۔ پنجاب، سرحد سندھ، بلوچستان۔

نسخہ

حضرت شبلیؒ نے ایک حکیم سے کہا۔ مجھے گناہوں کا مرض ہے۔ اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنایت کیجئے، یہاں یہ باتیں ہو ہی رہیں تھیں کہ سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا۔ جو تجھ سے لو لگاتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں شبلی! یہاں آؤ میں اس مرض کی دوا بتاتا ہوں۔ حیا کے پھول، صبر شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپلیں، سچائی کے درخت کے پتے ادب کی چھال، حسن اخلاق کے بیج یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں ملاتے رہو۔ ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا جس وقت تیار ہو کر اترے اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا حضرت شبلیؒ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل
وہ دکان اپنی بڑھا گئے

لطیفہ

حضرت رحمٰنے پونیری کراچی کینٹ

ایک سردار جی کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ اسپتال میں داخل ہونے کے بعد ٹیکے لگنے شروع ہو گئے چند روز بعد ایک دوست عیادت کو گیا اور ان سے پوچھا۔

"کیوں سردار جی اب کیا حال ہے"؟

سردار جی نے جواب دیا "حال تو ٹھیک ہے بس کبھی کبھی بھونکنے کو جی چاہتا ہے۔

اخبار ختم نبوت

قادیانی اسلام اور ملک دشمن ٹولہ ہے

چشتیاں (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس کے مرکزی راہنما حفیظ اختر شاکر نے کہا ہے کہ اس وقت پورے ملک کو موجودہ بے یقینی کی صورتحال اور امن عامہ کا مسئلہ درپیش ہے۔ خصوصاً سندھ کی صورتحال یہ سب مرزائی اپنے گرو کے اشارے پر کر رہے ہیں۔ جناب حفیظ اختر شاکر یہاں پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت اسلام دشمن اور ملک دشمن ٹولہ پر مشتمل ہے اس لئے وہ ہر وقت ملک توڑنے کی سازش میں مصروف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کی سازش کھل کر سامنے آئی ہے جس میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ سرکاری اہلکار بھی ملوث ہیں۔ جس میں آئی جی پنجاب نثار چیمہ بھی مجرم ہیں انہوں نے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کو الجھانے میں آئی جی پنجاب نے اہم کردار ادا کیا۔ وہ اس لئے کہ آئی جی خود قادیانی ہیں۔ آخر میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مولانا اسلم قریشی کے حقیقی مجرمان کو سامنے لائے اور برسرِ عام سزا دے۔ اور سکھر، ساہیوال، خوشاب کے مجرمان کو کڑی سزا دی جائے۔ اس کے بعد حفیظ اختر شاکر، اور نذیر احمد ظہیر ہارون آباد کیلئے روانہ ہو گئے۔

عالمی مجلس احمد پور شرقیہ کے مطالبات

احمد پور شرقیہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام مختلف اجتماع میں قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے روزنامہ "الفضل" اور قادیانی جلسے پر پابندی عائد کی جائے۔ قتل کیس میں ملوث قادیانیوں کی سزا کو سیاست کا رنگ دے کر معاف نہ کیا جائے۔ نئی حکومت کے قیام کے بعد مرزائیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے حکومت مرزائیوں کی اسلام دشمن و ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ان کو کھلی چھٹی فراہم نہ کی جائے وگرنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری نئی حکومت کے سر ہو گی۔

کامرس کالج سرگودھا میں ختم نبوّت کی کامیابی

محمد احمد مظفر کامرس کالج سرگودھا

ایک اندازے کے مطابق پچھلے سال گورنمنٹ کالج آف کامرس سرگودھا میں تقریباً بارہ (۱۲) قادیانی ربوہ کے ایک خاص منصوبہ کے تحت کالج میں داخل تھے۔ چونکہ ربوہ اور سرگودھا میں زیادہ فاصلہ نہیں اس لئے بیشتر تو واپس ربوہ چلے جاتے اور چند ایک سرگودھا ہی میں رہ جاتے تھے۔ شروع شروع میں تو ہم ان قادیانی طلباء کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔ لیکن پھر ہمیں پتہ چلا کہ یہ مسلمان طلباء کو بہلا پھسلا کر سیر کے بہانے ربوہ لے جاتے ہیں اور وہاں انہیں اپنے بڑے مربیوں سے ملواتے ہیں جو علمائے دین سے متعلق طلباء کے ذہنوں کو خراب کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ٹیٹوریل گروپوں کے الیکشن کے دوران قادیانیوں نے ایک مرزائی کو صدر بنا دیا میں اپنے چند طالب علم ساتھیوں کو لے کر اپنے ٹیٹوریل گروپ کے انچارج کے پاس گیا اور انہیں اس مسئلہ کو سمجھایا۔ صاحب نے ادھر ادھر کی کر دی۔ پھر ہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اکرم طوفانی کو اپنی اس مشکل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے پرنسپل صاحب سے ملاقات کے لئے ایک وفد تشکیل دیا۔ وفد والس پرنسپل سے ملا۔ اور بالآخر الیکشن دوبارہ ہوئے اور ہم نے ایک مسلمان طالبعلم کو بلا مقابلہ منتخب کروا لیا۔ اب ہم اپنے کالج میں سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت کے نام سے ایک تنظیم قائم کر چکے ہیں۔ اور مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں مرزائیوں نے اور لوگوں کے ذریعے مجھے اور میرے ساتھ چلنے والوں کو دھمکیاں بھی دیں۔ مگر ہم پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے مشن پر ڈٹے رہے۔ تمام کالج میں ہر روز قادیانیت سے متعلق لٹریچر تقسیم کرتے۔ پروفیسر صاحبان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رسالہ پڑھنے کے لئے دیتے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اب تقریباً تمام قادیانی کالج چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اب ایک بھی قادیانی کالج میں نہیں ہے میرا مضمون لکھنے کا مقصد ان طالب علم ساتھیوں کو مطلع کرنا ہے کہ قادیانیوں کا گروہ کہیں ان کے کالج میں تو نہیں آگیا۔ ذرا غور سے کالج کا جائزہ لیں

ایلیمنٹری کالج کے مرزائی پروفیسر کا نوٹس لیں۔

احمد پور شرقیہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے ناظم اعلیٰ احمد علی محمودی نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج بہاولپور کا ایک مرزائی پروفیسر کالج میں اپنے غلط مشن کا پرچار کر رہا ہے۔ مذکورہ پروفیسر کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے ورنہ طلباء کا مشتعل ہونے اور کالج کے پرامن ماحول کے خراب ہو جانے کی تمام ذمہ داری متعلقہ انتظامیہ پر ہو گی۔ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران فوراً اس طرف متوجہ ہوں۔

قادیانی دشمنی رسولؐ میں حدود پھلانگ چکے ہیں بھرپور تعاقب جاری رکھیں

ہارون آباد (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس کے ممتاز راہنما حفیظ اختر شاکر نے کہا ہے کہ قادیانی رسول اکرمؐ کی دشمنی اور گستاخی میں حدود پھلانگ چکے ہیں۔ وہ غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہؐ کا درجہ دیتے ہیں اور وہ اپنے اس جھوٹ فریب اور کذب کو پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ جناب حفیظ اختر شاکر گذشتہ روز گورنمنٹ ڈگری کالج ہارون آباد کے طلباء کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے طلباء سے کہا اب آپ پر اولین فرض ہے کہ آپ حضور اکرمؐ کی ختم نبوت کا مسئلہ پورے ذوق شوق اور ولولہ کے ساتھ عام لوگوں تک پہنچائیں اور قادیانیوں کا بھرپور تعاقب جاری رکھیں۔ استقبالیہ سے ایچ ایم ناصر اور ایم اشرف ساجد نے بھی خطاب کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ کے ایڈیٹر و پبلشر پر تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مذہب کا ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ غیر قانونی طور پر دوبارہ شائع کرنے پر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ربوہ مقیم لندن مرزا طاہر، ایڈیٹر نسیم سیفی، پبلشر مسعود احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کیا جائے۔ اور ۲۹ نومبر ۸۹ء جلد نمبر ۳۸/۷۴ شمارہ نمبر I ضبط کرنے کے علاوہ، ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو سیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء جس کو آئینی تحفظ حاصل ہے کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے اور قادیانی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم یا منسوب نہیں کر سکتے۔ خلاف ورزی پر تین سال قید با مشقت و جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے جس کے تحت ۱۹۸۴ء میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر روزنامہ الفضل ربوہ کو حکومت نے بند کر دیا تھا۔ اب قادیانی رہنماؤں نے ۱۶ نومبر کے عام انتخابات کے بعد کھلم کھلا آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۹ نومبر کو الفضل دوبارہ جاری کر لیا۔

جس کی وجہ سے ملک بھر کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جبکہ الفضل کی پیشانی پر قرآنی آیات اور دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا لکھ کر اسلام اور قانون کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

مولانا عبدالحق کو صدمہ

مولانا عبدالحق خطیب اعلیٰ جامع مسجد سیدنا آنس ڈسٹرکٹ نائب سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اشتیل ٹاؤن کے حقیقی بھائی جناب غلام یٰسین خان گذشتہ دنوں جناح اسپتال کراچی میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نماز جنازہ سید حافظ محمد صادق شاہ خطیب اعلیٰ المصطفیٰ جامع مسجد اشتیل ٹاؤن و سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اشتیل ٹاؤن نے پڑھائی مرحوم کو اشتیل ٹاؤن کے قبرستان میں دفن کیا گیا قارئین سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

مجلس بلوچستان کے رکن شوریٰ کو صدمہ

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی شوریٰ کے رکن حاجی محمد صابر کے بھائی عبدالقدوس انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات پر دینی حلقوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا قاری انوار الحق حقانی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد منیر الدین، نائب امیر حاجی سید شاہ محمد، حاجی عبدالمنان خلیل الرحمٰن، جنرل سیکرٹری حاجی تاج محمد فیروز، امیر محمد بگٹی، مولانا نذیر احمد تونسوی، حاجی نعیم خان، مولانا قاری عبدالرحمٰن، مولانا سید افتخار احمد کاظمی، سردار افضل چنگیز، سید شمیم احمد، حاجی محمد اقبال، چوہدری محمد طفیل اعوان نے حاجی محمد صابر اور عبدالقادر سے دلی تعزیت کی ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

خان پور کی ڈائری

خان پور (نمائندہ ختم نبوت عبداللطیف قمر) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غلہ منڈی خان پور میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن

درخواست کی گئی۔ اور مولانا عبدالکریم ندیم جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت خانپور نے مولانا فضل الرحمان صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن اپنے والد محترم کی طرح ختم نبوت کی آواز اسمبلی میں بھی بلند کرتے رہیں گے۔ اس ہنگامی اجلاس میں تمام عہدیداران اور کافی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی اور جمعیت کے دونوں دھڑوں میں مصالحت ہو جانے کی خبر پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ بعد میں مولانا درخواستی کی صحت یابی اور جمعیت کے لئے خصوصی دعا مانگی گئی۔

قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو چھیڑا گیا تو سنگین نتائج پیدا ہوں گے

چیچہ وطنی (نامہ نگار) علاقہ چیچہ وطنی میں الفضل ربوہ کی پابندی ختم کرنے اور مرزائی قاتلوں کو سزائے موت سے رہائی کی خبر سے نہایت غم و غصہ کا اظہار پایا جاتا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حافظ حبیب اللہ چیمہ نے صدر پاکستان، وزیر اعظم، وفاقی وزارت مذہبی امور، گورنر، وزیر اعلیٰ پنجاب اور ہوم سیکرٹری کو ٹیلی گرام ارسال کئے ہیں جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرزائی اخبار الفضل ربوہ کی دوبارہ اشاعت کو بند کیا جائے۔ اور مرزائیوں کے جلسوں پر پابندی برقرار رکھی جائے۔ علاوہ ازیں شہدائے ختم نبوت (سکھر اور ساہیوال کیس) کے مرزائی قاتلوں کو رہا نہ کیا جائے بلکہ فوری طور پر فیصلے پر عمل درآمد کرایا جائے۔

حافظ حبیب اللہ چیمہ نے مولانا فضل الرحمٰن، نوابزادہ نصر اللہ خان، سپیکر قومی اسمبلی اور ممبران قومی اسمبلی سے بھی گزارش کی ہے کہ قادیانیوں سے متعلق طے شدہ مسائل کو چھیڑا گیا تو سنگین نتائج پیدا ہوں گے۔

قاری الشیخ عبدالباسط کی وفات پر دکھ کا اظہار

کروڑ لعل عیسن (نامہ نگار) یہاں کے متعدد حضرات جن میں مولانا منظور رزاقی، میاں مشتاق لاہوری، چوہدری عبدالرحمٰن

اخبار ختم نبوت

لاہوری، میاں اشفاق لاہوری، قاری عبدالغفور، قاری سعید الرحمٰن، شیخ حبیب الہیٰ، محمد اسمٰعیل خان، مولانا غلام قادر، ملک عبدالمجید ساحیہ، صوفی اللہ وسایا، بابو انوار قمر، ڈاکٹر محمد اخر، عبدالرحیم خان، جناب محمد ایوب، جناب ارشد ورانی، حافظ اسلام الدین، حافظ حسین احمد نمائندہ روزنامہ جنگ لاہور، جناب محمد احسان رانا، اور محمد یوسف رانا نے عالم اسلام کے مشہور قاری جناب الشیخ عبدالباسط کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کیا ہے۔

کوٹلہ جام ضلع بھکر

کوٹلہ جام ضلع بھکر سے جناب قاری موصوف کی وفات پر مشتاق رانا، حافظ محمد اشفاق رانا، رانا محمد حنیف، رانا غلام مصطفیٰ، رانا طارق، رانا مبارک علی، حافظ محمد یٰسین، حافظ محمد نواز اور رانا محمد یوسف نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی ہے۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کا اجلاس حافظ عبدالرشید امیر مجلس کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں معززین شہر اور علمائے کرام نے بھرپور شرکت کی اور مندرجہ ذیل عہدہ دار چنے گئے۔ سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، امیر حافظ عبدالرشید رسائیکل ورکس، نائب امیر ڈاکٹر محمد امین ونجارہ، ناظم اعلیٰ مولانا مفتی ظفر اقبال، ناظم مولانا فیض محمود کوٹھا، ناظم نشر و اشاعت محمد اکبر حقانی، خزانچی عبدالخالق گھڑی ساز۔ انتخابات کی نگرانی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ اجلاس امیر مجلس کی دعا پر ختم ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس کے مرکزی قائدین حضرت اقدس مولانا خان محمد، مولانا محمد یوسف، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

حکومت قادیانیوں کی شرانگیزی کا فوری نوٹس لے

حضرت امیر مولانا خان محمد

الفضل بند نہ ہوا تو سنگین حالات پیدا ہو سکتے ہیں

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا خان محمد صاحب نے قادیانی جماعت کے آرگن روزنامہ "الفضل" کے دوبارہ اجراء پر شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ روزنامہ الفضل کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی از روئے قانون اپنے عقائد کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتے۔ مولانا خان محمد صاحب نے کہا کہ قادیانی جماعت ملک کی موجودہ نازک صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ اور حکومت اس کا فوری نوٹس لے۔ ورنہ سنگین حالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سالانہ اجتماع پر گذشتہ چار برس سے پابندی ہے۔ قادیانی جماعت کے ربوہ میں جلسے کے اعلان سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ لہٰذا حکومت قادیانیوں پر عائد شدہ تمام پابندیوں پر سختی سے عمل درآمد کرائے۔ مولانا خان محمد صاحب نے یہ باتیں صاحبزادہ طارق محمود کی رہائش گاہ پر جماعتی کارکنوں سے باتیں کرتے ہوئے کہیں۔ جماعت کے صدر مولانا خان محمد صاحب نے جماعتی راہنماؤں اور کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیں۔ اجلاس میں مولانا محمد اشرف ہمدانی، سیکرٹری اطلاعات و نشریات مولوی فقیر محمد اور قاری محمد ابراہیم نے حضرت الامیر سے مشاورت کی۔

مرزائی اپنی شرانگیزیوں سے باز نہ آئے تو

آخری قدم اٹھائیں گے۔

چکوال (نمائندہ ختم نبوت شوکت حیات) علامہ محمد اکرم طوفانی کی ہدایات کے مطابق خطیب ختم نبوت مقرر شعلہ بیان مولانا احسان احمد دانش نے چکوال، ڈلوال، وعولہ، تترال اسرٹہ، جو آسیدان شاہ، دوالمیال کا تبلیغی دورہ کیا جبکہ شبان ختم نبوت کے مجاہد کارکن منیر افضل اعوان ان کے رفیق سفر تھے ان علاقہ جات کے آئمہ مساجد و خطباء حضرات حضرت مولانا حافظ محمد اختر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، حضرت مولانا محمد خان خدام صحابہؓ پاکستان۔ مولانا عزیز الرحمٰن حضرت مولانا منیر حسین شاہ اور حضرت مولانا فتح خان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم مجلس کے ہر فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مرزائیوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ مولانا احسان دانش نے ربوہ ثانی دوالمیال کی مرکزی جامع مسجد لال شاہ میں حضرت مولانا منیر حسین شاہ کی صدارت میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ دوالمیال ضلع چکوال وہ جگہ ہے جہاں اب بھی تقریباً دو سو مرزائی گھرانے موجود ہیں۔ جو اپنا اثر و رسوخ جمائے ہوئے ہیں۔ جامع مسجد میں مولانا احسان احمد دانش نے اپنے خطاب میں مرزائیوں کی ملک و ملت اور اسلام دشمنیوں پر روشنی ڈالی۔

دعائے مغفرت کی درخواست

میں تقریباً ۱۰ ماہ سے ختم نبوت کا باقاعدہ قاری ہوں اور پہلی مرتبہ خط لکھ رہا ہوں۔ میری گذارش ہے آپ رسالے میں شائع کر دیں۔ گذشتہ ماہ میرے جوان بھائی سڑک کے کنارے سائیکل پر جاتے ہوئے ایک تیز رفتار بس تلے آ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم صلوٰۃ کا پابند تھا۔ اور داڑھی بھی سنت کے مطابق تھی۔ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا تھا۔ بندہ کی گذارش ہے کہ میرے بھائی محمد افضل مرحوم کے لئے خلوص دل سے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (عطاء اللہ انور۔ حاصل پور شرقی)

مرزائیت کی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے

گذشتہ ہفتہ ناظم ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے ربوہ سے قریبی مختلف مقامات ڈا دیرہ مخدوماں، اور احمد نگر وغیرہ کا دورہ کیا عالمی مجلس کے دونوں رہنماؤں نے مسئلہ ختم نبوت حیات مسیح پر خطاب کیا۔ اور مرزائیوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیت کی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ اور قادیانیوں کے اخبار الفضل پر پابندی لگائی جائے۔ علاقہ کے مسلمانوں نے مجلس کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کا وعدہ کیا۔ ڈا ورشہر میں مجلس کا انتخاب ہوا۔ امیر قاری عبدالواحد مخدوم۔ ناظم حافظ اللہ وسایا اور خازن رحمت علی صاحب منتخب ہوئے۔

ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ مولانا خدا بخش

مرزائیت کے خاتمہ کے لئے سنت صدیقؓ پر عمل کیا

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ ہفتہ چھ روزہ تبلیغی دورہ پر خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اٹک پہنچے۔ جناب فخر الاسلام فیصل، جناب محمد شریف اور جناب شاہین نے مولانا کو خوش آمدید کہا۔ مولانا نے اٹک کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا اب مرزائیت پوری دنیا میں ذلیل ہو رہا ہے۔ اور عالمی مجلس پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا کہ مرزائیت کے خاتمہ کے لئے سنت صدیقؓ پر عمل کیا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

سالانہ اجتماع

جلال پور پیروالہ (نمائندہ ختم نبوت) جماعت نقشبندیہ موسویہ جلال پور پیروالہ کا سالانہ اجتماع حسب سابق امسال مئی ۲۶، ۲۷، رجب المرجب کو پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوگا۔ اس موقع پر مجلس ذکر اور فارغ التحصیل طلباء کرام کی دستار بندی کی جائے گی۔

مرزائیوں سے متعلق قانونی تقاضے پورے نہ کیے تو شہداء کا بدلہ خود لیں گے:

اٹک (نمائندہ ختم نبوت فخر الاسلام طفیل) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے نائب صدر مولانا حافظ محمد صدیق نے مسجد لوہاراں میں جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے قتل کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کر کے کھلے طور پر اسلامی دستور کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور یہ اقدام معاشرہ میں امن و امان کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ ساہیوال، سکھر اور سیالکوٹ میں مسلمانوں کے قاتل مرزائیوں کی سزا بحال نہ کی گئی تو حالات کے بگڑنے کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہوگی۔ لہٰذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قبل اس کے کہ ہم اپنے شہداء کا بدلہ خود لیں۔ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے حکومت قاتل مرزائیوں کو تختہ دار پر لٹکائے۔ نیز انہوں نے کہا کہ رسالہ الفضل کے ڈیکلریشن کو دوبارہ بحال کرنا حکومت کی کھلم کھلا مرزائی نوازی کا ثبوت ہے۔ جس سے ملک میں تصادم کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ملک میں امن و امان کو بحال رکھنے کے لئے بے حد ضروری ہے کہ اس رسالے پر پابندی لگا کر سابقہ روایات کو برقرار رکھا جائے۔ اسی قسم کی ایک قرارداد مرکزی جامع میں سید منظور حسین شاہ نے بھی پیش کی

تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا

جلال پور پیروالہ (نمائندہ ختم نبوت) محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نمائندہ ختم نبوت کی رہائش گاہ پر بزم عثمانیہ کے سرپرست محمد صادق صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی ملک و ملت اور اسلام کے بڑے دشمن ہیں اور کھلم کھلا اسلامی شعائر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن اور وطن دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے

حکومت کی مرزائیت نوازی پر شدید مذمت

اٹک (نمائندہ ختم نبوت فخر الاسلام) دفتر ختم نبوت یوتھ فورس میں ایک ہنگامی اجلاس مقصود الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں موجودہ حکومت کی مرزائیت نوازی کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ موجودہ حکومت برسر اقتدار آتے ہی قادیانی آرگن الفضل کی اشاعت دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ نیز سکھر، ساہیوال اور سیالکوٹ کے ان قادیانی مجرموں کی سزائے موت کی معافی کی شدید مذمت کی گئی جو مسلمانوں کو شہید کرنے کے جرم میں عدالتوں نے سزائے موت دی تھی۔

میرے دادا جان ختم نبوت شوق سے پڑھتے تھے

میرے دادا جان چوہدری محمد اسماعیل گذشتہ دنوں بزم قصبہ سروڈہ میں انتقال فرما گئے۔ انہیں رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ میں کافی پرچے جمع کر کے لے جاتا وہ سب کا شوق سے کرتے اور خوش ہوتے تھے۔ وہ ہمارے گھر میں بادشاہ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی دعا مغفرت کی درخواست ہے۔ (محمد یوسف ولد حافظ خلیل احمد آف روڈہ ضلع خوشاب)

بقیہ: اداریہ

ہمیشہ سے قادیانیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ جماعتی طور پر ہر آنے والے کے ساتھ ہوتے اور ہر جانے والے کے خلاف ہوتے ہیں ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں انہوں نے مالی و افرادی قوت پیپلز پارٹی کے پلڑے میں ڈال دی۔ لیکن جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی وفات پر جو ریمارکس دیئے وہ ان کی بد باطنی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ لٹریچر میں حوالہ جات میں موجود ہیں۔ حتی کہ سر ظفر اللہ خان آنجہانی نے آتش فشاں کو انٹرویو دیتے ہوئے بھٹو مرحوم کی وفات کو جس بھونڈے انداز میں اپنی جماعت

کاشان قرار دیا وہ محترمہ وزیراعظم کے علم میں ہوگا۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہوں گی کہ مسعود محمود جس کے بیان پر بھٹو صاحب کے خلاف فیصلہ ہوا وہ کس جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ وعدہ معاف گواہ بن کر قادیانیوں نے بھٹو صاحب سے اپنا انتقام لیا اور ان کی وفات پر جشن منایا جناب جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم برسراقتدار آئے تو مرزائی ان کے گن گانے لگے۔ ان کے ساتھ گوند کی طرح چپک گئے۔ جب ان کے انتقال کا سنا تو جشن منایا، بھنگڑا ڈالا۔ حالانکہ کسی کی موت پر خوش ہونا ایک احمقانہ جسارت ہے۔ اب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو اپنے شیشہ میں اتارنے کے لئے انہوں نے نامعلوم کیا کیا جتن کئے ہوں گے کس طرح وفاداری بشرط استواری کا مظاہرہ کیا ہوگا۔ اور پھر یوں پر پرزے نکالنے شروع کردیئے۔

محترمہ وزیراعظم پاکستان کبھی نہ بھولیں کہ جو آپ کے باپ کی موت پر خوشی مناسکتے ہیں وہ آپ کو برے وقت میں کبھی کام نہ آئیں گے۔ ان کا کام صرف اور صرف اپنا کام نکالنا ہے۔ آپ ان کی خوشنودی حاصل کرکے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی ناراضگی کا سامان نہ کریں۔ یہ بات نہ آپ کے لئے مفید ہوگی نہ ملک کے لئے نہ ملت کے لئے اور نہ دینی طاقتوں کیلئے اس لئے فوری طور پر (۱) ان کے الفضل کو بند کریں (۲) قادیانی ساہو وساہی وال کے مجرمان کو پھانسی دیں۔ (۳)
(۴) آپ کے طرز عمل سے مرزا طاہر کو واپس پاکستان آنے کی جرأت نہ ہو (۵) باقی ماندہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطالبات تسلیم کرکے اسلامیان پاکستان کی دعاؤں کی مستحق بنیں۔

بقیہ : زمانہ جاہلیت

خلاف گھر گھر میں محاذ بنا۔ دن رات آپ کے خلاف پروگرام بنائے گئے۔ آپ نے خوب ڈٹ کر دین فطرت اسلام کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جو امن و سلامتی کا پیغام تھا۔ ان رسومات اور بدعات اور عیش و عشرت کو چھوڑ کر جو لوگ آپ پر ایمان لائے وہ بڑے ہی شان اور مقام اور عظمت والے لوگ ہیں۔ جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ جن کو اصحاب رسولؐ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ہر سختی کے وقت رسول کریمؐ کا ساتھ دیا۔ مال و دولت اور جان سب کچھ آپؐ پر قربان کیا۔ آپؐ ہی کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے اپنے ملک کو چھوڑا۔ جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے انہوں نے فوراً اپنی حالت کو تبدیل کر دیا۔ جو ظلم و ستم لوگوں پر ڈھایا کرتے تھے وہ منصف اور عادل بن گئے۔ خود صراط مستقیم سے دور تھے وہ دوسروں کے لئے نمونۂ ہدایت بن گئے۔

دنیا میں بسنے والے مسلمانو! تم بھی ذرا اپنی حالت پر نگاہ ڈالو۔ اس چند روزہ زندگی کو اسلام کے مطابق بسر کرو۔ رسم و رواج کو چھوڑ دو۔ رسول کریمؐ کی ۶۳ سالہ زندگی آپ کے سامنے ہے۔ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو تعمیر کرو۔ اسی میں ہماری کامیابی اور کامرانی ہے۔ آمین

بقیہ : حجاج کی شکایات

کے مطابق ہم مدینہ منورہ گئے تو ہمیں معلم کی بلڈنگ میں ٹھہرنا پڑا وہاں رہائش مکان کی صفائی اور باتھ روم کا انتظام معقول تھا۔ دس آدمیوں کے لئے ایک باتھ روم تھا۔

صرف کرایہ کے متعلق یہ شکایت ہے کہ پرائیویٹ کرایہ ساٹھ سے ستر ریال تک تھا لیکن ہم سے ڈھائی سو(۲۵۰) ریال فی آدمی کرایہ وصول کیا گیا۔

جناب عالی! آپ کے استفسار پر کچھ شکایات اپنا مذہبی اور قومی فریضہ سمجھتے ہوئے جناب کی خدمت میں تحریر کردی ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ کے لئے ان مسائل کے حل کا کوئی لائحہ عمل تیار کرکے اس پر عمل درآمد کرانے کا معقول انتظام فرمائیں گے۔ تاکہ حجاج کرام کو پیش آنے والی ان مشکلات کا سدباب ہو سکے۔

بقیہ : اسلامی اخلاق

رحم کرنے والا ہے۔ یعنی سزا تو سزا آج میں تمہارے جرائم بھی یاد نہیں دلاؤں گا۔ پھر فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور آپ کے اخلاق و عادات انسانیت کا صحیح معیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کریمانہ اخلاق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ : امام المحدثین

کر دیا چنانچہ امیر وقت نے آپ کو بخارا چھوڑ دینے پر مجبور کیا اور آپ بخارا سے فرتنگ چلے آئے۔ جو مضافات سمرقند سے ایک قریہ ہے جہاں آپ کے کچھ عزیز و اقارب بھی تھے ایک دن آپ نے نماز تہجد کے بعد کہا یا اللہ تیری زمین میرے اوپر تنگ ہوگئی ہے اب تو مجھے اپنے پاس بلالے۔ چنانچہ پورا مہینہ نہ ہونے پایا تھا کہ شب عید الفطر ۲۵۶ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

۶۲ برس تک اپنے علم کے نور سے زمین کو منور کرنے والا علم و حدیث کا آفتاب اپنے شاگردان و عاشقان کو روتا ہوا چھوڑ کر بالآخر غروب ہوگیا۔ بروز عید نماز عصر کے بعد انہیں لحد کے سپرد کردیا گیا۔

بقیہ : صبر

۲۹۔ ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنی بیویوں سے (بھی دو ٹوک صاف صاف بات) کہہ دو کہ اگر تم کو دنیوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہئے تو آؤ میں تم کو کچھ دنیوی مال و متاع (مہر نفقہ وغیرہ) دے دوں اور تم کو خوبی (اور خوش دلی) کے ساتھ (طلاق دے کر) رخصت کردوں اور اگر تم اللہ (تعالیٰ کی رضا) کو اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ملی اور فقر و فاقہ کے ساتھ رہنے) کو اور آخرت (کے عالی درجوں) کو چاہتی ہو تو (یہ دل نشین کرلو کہ) تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے (جو جتنی زیادہ نیکی کرے

قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد جاری رکھیں

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں المصطفیٰ جامع مسجد اسٹیل ٹاؤن میں جناب حافظ سید محمد طارق شاہ صاحب سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک قاری فصیح اللہ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد جناب شاہ صاحب نے رد قادیانیت پر مفصل بیان فرمایا۔ اور اراکین مجلس پر زور دیا کہ آپ حضرات تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر وقف کر دیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ قادیانیت کا وجود ختم نہ ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے لندن سے مرزا طاہر کا خط اور مباہلہ کی کاپی موصول ہوئی ہے۔ اس پر ہم ان کو چیلنج کرتے ہیں کہ جس طرح مباہلہ کا طریقہ کار ہے۔ ہم مباہلے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ایک آگ کا چھپر تیار کرتے ہیں اور اس میں مل کر چھلانگ لگاتے ہیں جو جل گیا وہ مرتد، جھوٹا اور جو بچ گیا وہ سچا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ قادیانی اس پر ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ اور یہ کہ آپ مسلمان کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ شاہ صاحب نے اپیل کی کہ دیگر حضرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت اختیار کرنے کے لئے ان سے رابطہ قائم کریں۔ آخر میں اجلاس میں جناب صوفی غلام حیدر، ملک محمد نواز، جناب غلام یٰسین، جناب طارق، جناب دلدار، جناب محمد رفیع صوفی، جناب محمد سلیم جناب فاضل، جناب قاری فصیح اللہ کے علاوہ دیگر حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا اجلاس

دفتر ختم نبوت یوتھ فورس خان پور میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب قاری عبدالرزاق عابد صدر ختم نبوت یوتھ فورس منعقد ہوا۔ آغاز اجلاس قاری محمد اسماعیل ساقی کی تلاوت سے ہوا۔ جس میں انجمن فخر القراء کے زیر اہتمام ہونے والی محفل حسن قرأت کو حتمی شکل دی گئی۔ جس میں ملک بھر کے علماء اور قراء حضرات تشریف لائے ہیں۔ خطیب لاثانی جناب محمد صادق صاحب قاسمی احمد پور شریف، جناب مولانا محمد رفیق صاحب شرر مؤرخ جامعہ شرقیہ لاہور، جناب قاری محمد ادریس صاحب لاہور، جناب قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی بہاول پور، جناب قاری ریاض احمد صاحب سعید بہاول پور، جناب قاری عبدالستار صاحب احمد پور شرقیہ، قاری جناب منظور احمد صاحب نعمانی، قاری غلام فرید صاحب اوچ شریف، قاری عبدالمجید صاحب کراچی، قاری محمد اکمل صاحب رحیم یار خان، قاری جناب محمد اسلم صاحب خان پور، جناب قاری محمد اکرم صاحب، جنرل سیکرٹری انجمن فخر القراء جناب قاری محمد لقمان صاحب صدر انجمن اور اس کے علاوہ جناب عبداللطیف مغل منیجر حنفی اسلامی کیسٹ ہاؤس خان پور نے بھی شرکت کی۔

ہوالشافی ____ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر ناکارہ امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما، ۸ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اُمّ المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(قمر حجازی اوکاڑہ)

عظمتوں کا نشان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
قدسیوں کی زبان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عورتوں پر فضیلت ہے حاصل انہیں
مومنوں کی ہیں ماں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

جو بنا آخری خواب گاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آپ رضی اللہ عنہا کا ہے مکاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوڑھنی تھی عَلَم
نازشِ مومناں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا ہیں پشت در پشت اصحاب میں
آپ رضی اللہ عنہا جیسا کہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

دے رہا ہے شہادت کلام خدا
یعنی عفت نشان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

والدہ کو لقب "حور جنت" ملا
ایسی ماں ہے کہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

محسن دین و دنیا ہے تاریخ میں
آپ رضی اللہ عنہا کا خاندان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

خود زبان پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم "حمیرا" کہے
شان باغ جناں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اپنے منہ سے چبا کر پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی
ایک مسواک ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کیوں نہ تقلید ان کی مسلمان کریں
روشنی کا نشاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

قدسیوں کے لئے سجدہ گاہ بن گیا
آپ رضی اللہ عنہا کا آستاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ کا گھر ہے جنت سے بڑھ کر قمرؔ
زینت دو جہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نعت شریف

مولانا عبدالعزیز شوقیؔ

دل ہو تو فدائے رخ لیلائے مدینہ
جاں ہو تو رہینِ غم آقائے مدینہ

موقوف میری عمر دو روزہ ہے اسی پر
ہے روح رواں میری تمنائے مدینہ

عاشق کی نگاہوں سے کوئی دیکھے تو جانے
جنت سے کہیں بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ

میں ہجر میں کب تک یونہی بے چین رہوں گا
سرکار دو عالم میرے آقائے مدینہ

ہر لحظہ مدینہ ہی میرے پیش نظر ہے!
یارب میری آنکھوں میں سما جائے مدینہ

لِلّٰہ! ضیا پاش نظر مجھ پہ بھی کوئی!!
اے نور خدا انجمن آرائے مدینہ

ہاں سختی محشر کا مجھے خوف نہیں ہے!
کافی ہیں مرے واسطے مولائے مدینہ

شوقیؔ تہ دل سے یہ عقیدہ ہے ہمارا
فردوس کا حقدار ہے شیدائے مدینہ

مسجود ملائک وہی سر ہوتا ہے شوقیؔ
جس سر میں سما جاتا ہے سودائے مدینہ